ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جولائی 2018ء

میں تھا غریب و بے کس و گم نام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا!

دیکھو ! خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا!
گم نام پا کے شہرہ عالم بنا دیا

جو کچھ مری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا
میں اک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا

دنیا کی نعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی
جو اس نے مجھ کو اپنی عنایات سے نہ دی

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

(در ثمین)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

جولائی 2018ء جلد نمبر 47 شمارہ 7

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	جلسہ سالانہ کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند ارشادات	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	5
☆	جلسہ سالانہ کے لئے متفرق اہم ہدایات : ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	8
☆	کائنات اور سائنس۔فیض میموریل لیکچر از مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب	11
☆	جلسہ سالانہ کے متعلق بعض ضروری ہدایات از مکرم رضوان مسعود میاں صاحب	15
☆	کلام محمودؓ کی علمی اور ادبی خوبیاں از مکرم مولانا محمد کاشف خالد صاحب	16
☆	تقریر اقوام متحدہ جنیوا: عالمی تحفظ پر غیر سرکاری اداروں کا بیانیہ از مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب	18
☆	جماعت احمدیہ کینیڈا کی بیالیسویں نیشنل مجلس شوریٰ کی رپورٹ از محمد اکرم یوسف	21
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	26
☆	شعبہ تصاویر کینیڈا	

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری
نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَاصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡهَه‘ وَلَا تَعۡدُ عَیۡنٰکَ عَنۡهُمۡ ۚ تُرِیۡدُ زِیۡنَةَ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۚ وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَه‘ عَنۡ ذِکۡرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَکَانَ اَمۡرُه‘ فُرُطًا o

(سورة الکهف 29:18)

اورتو خود بھی صبر کر اُن لوگوں کے ساتھ جو صبح بھی اور شام کو بھی اپنے ربّ کو، اس کی رضا چاہتے ہوئے، پکارتے ہیں۔ اور تیری نگاہیں اُن سے تجاوز نہ کریں اس حال میں کہ تو دنیا کی زندگی کی زینت چاہتا ہو۔ اور اس کی پیروی نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی ہوس کے پیچھے لگ گیا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکۡ وَسَلِّمۡ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَلَا ئِکَةً سَیَّارَةً فُضُلًا یَتَّبِعُوۡنَ مَجَالِسَ الذِّکۡرِ فَاِذَا وَجَدُوۡا مَجۡلِسًا فِیۡهِ ذِکۡرٌ قَعَدُوۡا مَعَهُمۡ وَحَفَّ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا بِاَجۡنِحَتِهِمۡ حَتّٰی یَمۡلَؤُا مَا بَیۡنَهُمۡ وَبَیۡنَ السَّمَآءِ الدُّنۡیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوۡا عَرَجُوۡا وَصَعِدُوۡا اِلَی السَّمَآءِ قَالَ فَیَسۡأَ لُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِهِمۡ مِنۡ اَیۡنَ جِئۡتُمۡ فَیَقُوۡلُوۡنَ جِئۡنَا مِنۡ عِنۡدِ عِبَادٍ لَکَ فِی الۡاَرۡضِ یُسَبِّحُوۡنَکَ۔ وَیُکَبِّرُوۡنَکَ وَیُهَلِّلُوۡنَکَ وَیَحۡمَدُوۡنَکَ وَیَسۡئَلُوۡنَکَ، قَالَ وَمَا ذَا یَسۡأَ لُوۡنِیۡ ؟ قَالُوۡ یَسۡئَلُوۡنَکَ جَنَّتَکَ قَالَ وَهَلۡ رَأَوۡا جَنَّتِیۡ؟ قَالُوۡالَا اَیۡ رَبِّ، قَالَ: فَکَیۡفَ لَوۡ رَأَوۡاجَنَّتِیۡ، قَالُوۡا:وَیَسۡتَجِیۡرُوۡنَکَ: قَالَ: وَمِمَّا یَسۡتَجِیۡرُوۡ نَنِیۡ: قَالُوۡا : مِنۡ نَارِکَ یَارَبِّ، قَالَ: وَهَلۡ رَأَوۡنَارِیۡ؟ قَالُوۡا: لَا، قَالَ: فَکَیۡفَ لَوۡ رَأَوۡا نَارِیۡ؟ قَالُوۡا: وَیَسۡتَغۡفِرُوۡنَکَ: قَالَ: فَیَقُوۡلُ قَدۡ غَفَرۡتُ لَهُمۡ فَاَعۡطَیۡتُهُمۡ مَا سَأَلُوۡا وَاَجَرۡتُهُمۡ مِمَّا اسۡتَجَارُوۡاقَالَ فَیَقُوۡلُوۡنَ رَبِّ فِیۡهِمۡ فُلَانٌ عَبۡدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّفَجَلَسَ مَعَهُمۡ ، قَالَ: فَیَقُوۡلُ: وَلَه‘ غَفَرۡتُهُمَ الۡقَوۡمُ لَا یَشۡقٰی بِهِمۡ جَلِیۡسُهُمۡ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الذکر، باب فضل مجالس الذکر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں۔ ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے، تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے۔ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اے میرے ربّ انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: اُن کی کیا کیفیت ہو گی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں؟ فرشتے اس پر کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُن کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں؟ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا اور میں نے ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے ربّ! ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور اُن کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا کیوں کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں رہتا۔

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔

اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔

ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔

1۔ جلسہ سالانہ کی عظمت

’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

2۔ ایمان اور معرفت میں ترقی

’’اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

’’تا ہر یک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کی معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 340)

3۔ روحانی فوائد اور ثواب

’’سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔‘‘

’’اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 341)

’’اور بھی کئی فوائد اور منافع ہوں گے جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

4۔ اخلاق فاضلہ اور دینی مہمات میں سرگرمی

’’اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔‘‘ (شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394)

5۔ صالحین کی صحبت سے فیض

’’... غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے۔ اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔... کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔‘‘

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن۔ جلد 4، صفحہ 351)

6۔ دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ

”اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں ۔“ (مجموعہ اشتہارات ۔ جلد اوّل ،صفحہ 340-341)

7۔ نئے احباب سے تعارف

”اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔“ (آسمانی فیصلہ ۔ روحانی خزائن ،جلد 4 ،صفحہ 352)

8۔ رنجشیں اور اجنبیت مٹانے کا ذریعہ

”اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ ،کوشش کی جائے گی ۔“
(آسمانی فیصلہ ۔ روحانی خزائن ،جلد 4،صفحہ 352)

9۔ وفات پا جانے والوں کے لئے اجتماعی دعائے مغفرت

”اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا ۔اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی ۔“ (آسمانی فیصلہ ۔ روحانی خزائن ،جلد 4،صفحہ 352)

10۔ بیعت کی ایک غرض اور جلسہ سالانہ

”تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو ۔اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے ۔سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور دعا کرنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے ۔کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی ۔اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے ۔کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں ۔“ (آسمانی فیصلہ ۔ روحانی خزائن ،جلد 4 ،صفحہ 351)

11۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں

”اے خدا اے ذوالمجد والعطاء ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرما دے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو ۔اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے ۔آمین ثم آمین ۔“
(اشتہار 7 دسمبر 1882ء ،مجموعہ اشتہارات ۔ جلد اوّل ،صفحہ 342)

آؤ لوگو کہ یہیں نُورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

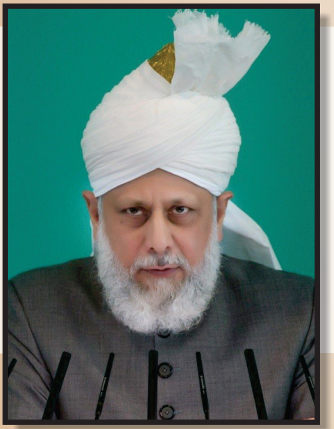

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات

خطبہ جمعہ فرمودہ 27 اپریل 2018ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

گزشتہ دنوں جماعت کے ایک عالم مکرم عثمان چینی صاحب کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو چین کے ایک دور دراز علاقہ سے احمدیت قبول کرنے اور دینی علم حاصل کر کے زندگی وقف کرنے کی توفیق عطا کی۔ ان کی زندگی کے بہت ایمان افروز واقعات ہیں اور خدام الاحمدیہ پاکستان کو ان کی زندگی پر ایک کتاب لکھنی چاہئے۔ آپ ایک عالم باعمل تھے اور واقفین کے لئے خاص طور پر اور تمام احمدیوں کے لئے عمومی طور پر آپ کی زندگی ایک نمونہ تھی۔

13 دسمبر 1925ء کو ایک مسلمان گھرانے میں آپ پیدا ہوئے۔ 1946ء میں یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنی شروع کی۔ 1949ء میں پاکستان تشریف لے آئے اور خود تحقیق کر کے احمدیت میں داخل ہوگئے۔ اس کے بعد آپ نے جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی اور اپنی زندگی وقف کی۔ پاکستان میں مختلف دفاتر میں آپ خدمت بجالائے۔ اس کے علاوہ کراچی، ملیشیا اور سنگاپور میں بھی بطور مربی خدمت بجالائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہجرت کے بعد آپ کو چینی ڈیسک کے لئے لندن بلا لیا گیا۔ آپ نے بہت سی کتب کا چینی زبان میں ترجمہ کیا جس میں قرآنِ کریم کا ترجمہ بھی شامل ہے۔

آپ خود لکھتے ہیں کہ قرآن کا ترجمہ کافی وقت چاہتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خواہش تھی کہ جوبلی سے قبل یہ ترجمہ شائع ہو جائے۔ جب ترجمہ مکمل ہوگیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے مشورہ سے سنگاپور اور چین جا کر مختلف ماہرین سے مشورہ لیا۔ آپ کا ترجمہ باقیوں کی نسبت بہترین قرار دیا گیا اور اس پر بہت سی اچھی رائے بھی ملیں۔

اس کے علاوہ بھی آپ نے بہت سی کتب لکھیں جس میں اسلامی تعلیم اور جماعتی عقائد شامل ہیں۔

گھریلو زندگی کے متعلق ان کی اہلیہ محترمہ لکھتی ہیں کہ رشتہ سے قبل انہوں نے چینی صاحب کو خواب میں دیکھا تھا۔ زندگی کے ہر موقع پر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی مدد کی۔ کہتی ہیں بہت اچھے خاوند تھے اور میرے روحانی استاد تھے۔ انہوں نے مجھے نماز اور قرآن باترجمہ سکھایا۔ کہتی ہیں پوری زندگی انہوں نے اپنی والدہ کی بہت خدمت کی ہے۔ گھر میں سب سے اہم کام بچوں کی اچھی تربیت تھی۔

ان کی بیٹی لکھتی ہیں کہ آپ بہت شفیق اور عاجز انسان تھے۔ ہماری پڑھائی میں دلچسپی لیتے تھے۔ ہمیں سمجھاتے تھے کہ تمہارا مقصد احمدیت کی تبلیغ کرنا ہے، خاص طور پر چینی لوگوں کو۔ کبھی ہم سے سختی نہ کرتے تھے سوائے نماز کے متعلق۔ ان کی بیٹی لکھتی ہیں کہ ہمیشہ ہمارے پردہ کے متعلق فکرمند رہتے تھے، خاص طور پر یونی ورسٹی میں اور ہمیشہ ہمیں اس کے متعلق نصیحت کرتے تھے۔ ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ تبلیغ کا بہت شوق تھا اور باوجود ویل چیئر کے کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خلافت سے نہایت محبت اور احترام کا تعلق تھا۔ چند ماہ قبل یہ مجھ سے یعنی حضور انور سے ملنے آئے تو انہوں نے اپنے داماد کو تین نکات لکھ کر دئے تھے کیونکہ میں خود تو بول نہ پاؤں گا۔ پہلا نکتہ یہ تھا کہ میں ویل چیئر پر ہوں اور کھڑا نہیں ہوسکتا۔ اس کے لئے معذرت کرتا ہوں۔ دوسرا یہ کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آخری لمحہ تک تبلیغ کرنے کا موقع عطا کرے۔ اور تیسرا یہ کہ میں دفتر نہیں جا سکتا اس لئے گھر میں کام کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔

ایک دوست لکھتے ہیں کہ آپ خدا تعالیٰ کی عبادات میں بہت بڑھے ہوئے تھے اور جماعت کے جو اکابر بزرگ تھے، آپ عبادات اور قبولیتِ دعا کے لحاظ سے ان اکابرین کے عکس تھے۔

بہت سے لوگ آپ کی قبولیتِ دعا کے شاہد ہیں۔ آپ ہمیشہ لوگوں کو دعا کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ خلافت کی بہت قدر کرتے تھے۔ نماز سے بے انتہا محبت تھی اور باوجود بڑھاپے اور کمزوری کے نہ صرف ہمیشہ مسجد میں تشریف لاتے تھے بلکہ کبھی نماز جمع نہ کرتے تھے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تبلیغ اور قبولیتِ دعا کے واقعات بیان فرمائے۔

جب آپ چین سے پاکستان اور پھر ربوہ آئے تو جماعت کے بہت سے بزرگوں کو دیکھنے کا آپ کو موقع ملا۔ ان کی نمازوں کی رقت کا آپ پر بہت اثر ہوا۔ مہمان نوازی میں بھی آپ بہت بڑھے ہوئے تھے۔ ہر ایک کے جذبات کا خیال رکھتے تھے۔ چینی زبان کا جو لٹریچر آپ نے پیچھے چھوڑا ہے وہ کبھی آپ کو مرنے نہ دے گا۔ چین میں آپ بطور مسلم سکالر بہت مشہور ہیں اور ہر جگہ اچھے الفاظ میں آپ کو یاد کیا جاتا ہے۔ بہت دعا گو اور مستجاب الدعوات شخص تھے۔ اور باوجود کمزوری کے ہمیشہ مسجد جانے والے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور ان کے بچوں کو ان کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

حضور انور نے نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 4 رمئی 2018ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عربوں کی حالت بہت ہی بری تھی۔ شراب خوری عام تھی اور خدا تعالیٰ کے ساتھ کچھ تعلق نہ تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے جب اسلام میں داخل ہوگئے تو ان میں یکجہتی پیدا ہوگئی اور انہوں نے اپنی بیعت

کاحق ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو پھر ایسا کرسکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صحابہؓ کی تعریف میں قرآن کریم میں کیسا خوب فرمایا ہے کہ:

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ صلے وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝ (سورۃ الاحزاب 24:33)

مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اسے سچا کر دکھایا۔ پس ان میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز (اپنے طرز عمل میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔

حضور نے فرمایا کہ صحابہؓ میں سے بھی ان صحابہؓ کا ایک خاص مقام ہے جو جنگ بدر میں شامل ہوئے۔ آج میں حضرت حمزہ بن عبد المطلب کا ذکر کروں گا۔ آپؓ سید الشہداء اور اسد اللہ اور اسد الرسولؐ کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ آپؓ نے 6 نبوی میں اسلام قبول کرنے کی توفیق پائی۔

قبولِ اسلام

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ پر بیٹھے تھے کہ ابوجہل نے آکر آپ کو گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔ آپؐ نے جواب نہ دیا۔ اس کے بعد ابوجہل نے آپؐ کے چہرہ مبارک پر تھپڑ مارا۔ آپؐ نے پھر بھی کوئی جواب نہ دیا۔ سامنے حضرت حمزہ کا گھر تھا اور آپؓ کی ایک لونڈی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی لیکن کچھ کر نہ سکتی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر چلے گئے تو وہ بھی اپنے کام کاج میں لگ گئی۔ جب شام کو حضرت حمزہؓ شکار سے واپس آئے تو اس لونڈی نے کہا کہ تمہیں شرم نہیں آتی بڑے بہادر بنے پھرتے ہو۔ اور سارا ماجرا بیان کیا کہ کس طرح ابوجہل نے آپؓ کے بھتیجے کو گالیاں دیں اور تھپڑ مارا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا۔ کیا تمہیں اس بات پر شرم نہیں آتی کہ تمہارے بھتیجے کے ساتھ ایسا سلوک ہو رہا ہے۔ یہ سن کر حضرت حمزہؓ بہت غصہ میں آگئے اور اس مجلس کی طرف بڑھے جہاں ابوجہل بیٹھا تھا اور لوگوں کو بتا رہا تھا کہ اس نے آج کیا کارنامہ کیا۔ حضرت حمزہؓ نے آتے ہی کمان زور سے ابوجہل کو ماری اور کہا کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے تو کچھ جواب نہ دیا لیکن میں تجھے ذلیل کرنے آیا ہوں۔ اور اس کے بعد اپنا مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔ ابوجہل کے ساتھیوں نے آپؓ پر حملہ کرنا چاہا لیکن ابوجہل نے ان کو روک دیا۔ پس اس طرح اللہ تعالیٰ نے اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوجہل سے مقابلہ کے لئے ایک ساتھی عطا کر دیا۔

آپؓ نے مسلمانوں کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کے بعد بھی کفار مسلمانوں کو تنگ کرنے سے باز نہ آئے تھے۔ مسلمانوں کو بھی ہوشیار رہنے کی ضرورت تھی اور اس زمانہ میں حضرت حمزہؓ کو بہت سی خدمت کا موقع ملا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو خاص دعائیں بھی سکھائیں اور اس طرف خاص توجہ دلائی۔ پس جب ایک مرتبہ آپؓ نے اپنی روزی کے متعلق کچھ پریشانی کا اظہار فرمایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو یہ دعا سکھائی:

اللھم اِنی اسئلک بِاسِمک ا لاعظم و رِضوانک الاکبر یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرے اسمِ اعظم اور رضوانِ اکبر کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں۔ پس ہمیشہ آپ کو اس سے بہت فائدہ ہوا۔

غزوہ بدر میں آپؓ کو بے شمار خدمات کا موقع ملا اور بہادری سے آپؓ نے مقابلہ کیا۔ امیہ بن خلف مکہ کے سرداروں میں سے تھا۔ اس نے حضرت حمزہؓ کے متعلق کہا اس شخص نے بدر کے دن ہمیں سب سے زیادہ نقصان پہنچایا۔ کفار مکہ آپؓ سے بہت زیادہ تنگ تھے۔ اسی طرح غزوہ احد میں بھی آپؓ بہادری سے لڑے۔ احد کے دن آپ رسول اللہ ﷺ کے آگے دو تلواروں سے لڑ رہے تھے۔ وحشی اسود آپؓ کے انتظار میں ایک جگہ چھپا ہوا تھا اور اس کے حملہ سے آپؓ شہید ہوئے۔ فتح مکہ کے بعد جب وحشی اسود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا تو آپؐ نے اس سے کہا کہ ہو سکے تو میرے سامنے نہ آیا کرو۔ شہادت کے وقت حضرت حمزہؓ کی عمر 69 سال تھی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کی نعش کو دیکھا تو فرمایا کہ اے حمزہ اس جیسی مصیبت مجھے کبھی نہ پہنچے گی۔ جبریلؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ حمزہؓ کو خدا کا شیر قرار دیا گیا ہے۔ آپؓ کو نہایت سادگی سے دفنایا گیا۔

آپؓ کے بارہ میں روایت ہے کہ آپؓ رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے والے تھے۔ آپؓ کی شہادت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کی نعش سے فرمایا کہ تجھ پر اللہ کی رحمت ہو۔ آپؓ ایسے تھے کہ صلہ رحمی اور نیکیوں میں کوئی آپؓ سے آگے نہ تھا اور آج کے بعد آپؓ پر کوئی غم نہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام صحابہ کرامؓ سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے درجات بلند تر کرتا چلا جائے۔ اللہ کرے کہ مسلمان ہمیشہ ان کی قربانیوں کو یاد رکھنے والے ہوں اور ان کے نیک اسوہ پر عمل کرنے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مئی 2018ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج میں جن صحابہؓ کا ذکر کروں گا ان میں سے ایک حضرت عبداللہ بن جحش ہیں۔ آپؓ کی والدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ آپؓ کو اول زمانہ میں مسلمانوں کی ایک جنگی مہم کی سرداری کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امیر المومنین کا لقب عطا کیا گیا۔ آپؓ نے مکہ کے زمانہ میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپؓ کے اسلام کی وجہ سے آپؓ کو اور آپؓ کے خاندان کو بہت تکالیف دی گئیں جس کی وجہ سے آپ لوگوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ مدینہ میں ہجرت سے قبل آپؓ واپس مکہ آئے اور سارے خاندان کو لے کر مدینہ آ گئے۔

مکہ میں آپؓ کے چھوڑے ہوئے مکانوں پر قریش نے قبضہ کر لیا۔ جب آپؓ نے اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اے عبداللہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں محل عطا کرے۔ پس وہ جنت کا محل یقیناً تیرے لئے ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل ایسا پاکستان میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ دشمنانِ احمدیت کی حرکات کی وجہ سے کئی ایسے گاؤں ہیں جہاں سے احمدیوں کو ہجرت کرنی پڑتی ہے اور پھر وہ لوگ ان احمدیوں کے گھر اور زمین پر قابض ہو جاتے ہیں۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد 2 ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو وادی نخلہ کی طرف ایک جنگی مہم کے لئے بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن جحشؓ کو اس جماعت کا امیر بنایا گیا۔

آپؓ کے بارہ میں تاریخ میں لکھا ہے کہ آپ مکمل طور پر خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا تھے اور ہمیشہ شہادت کی خواہش رکھتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: اس کے بعد جن صحابیؓ کا میں ذکر کروں گا وہ حضرت صالح شکران رضی اللہ عنہ تھے۔ آپؓ حضرت عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ انہوں نے آپؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے آپؐ کے سپرد کر دیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو آزاد کر دیا۔ حضرت شکرانؓ اہلِ صفہ میں سے تھے یعنی وہ لوگ جو ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہ کر دین کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ حضرت

شکرانؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ کے انتظامات اور غسل میں بھی شامل ہوئے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؓ پر بھروسہ تھا اس لئے مختلف مواقع پر مال کی حفاظت پر آپؓ کو تعین کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں آپؓ کی وفات ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپؓ کی بے انتہا عزت کرتے تھے۔ آپؓ کی زندگی اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام نے کس طرح نہ صرف غلاموں کو آزاد کیا بلکہ ان کی اور ان کی اولادوں کی عزت کو بھی قائم کیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ میں دو اور صحابہ حضرت کعب بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت مالک بن دخشم رضی اللہ عنہ کے بعض حالات و واقعات بھی پیش فرمائے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کی طرف توجہ دینے کی توفیق عطا فرمائے کہ کس حد تک ہم ان احکام کو بجا لا رہے ہیں۔ آمین۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 18 مئی 2018ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

(سورۃ البقرۃ 184:2)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں ایک اور ماہِ رمضان میں سے گزرنے کا موقع مل رہا ہے۔ عام دنوں کی نسبت ان دنوں میں لوگوں کی نمازوں کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے۔ اس آیت میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ پچھلے مذاہب کی طرح اسلام میں بھی روزوں کا حقیقی مقصد تقویٰ ہے۔ دوسرے مذاہب کی تعلیم تو بگڑ گئی لیکن اسلام دائمی مذہب ہے اور ہمیشہ کے لئے لوگوں کو ہدایت دیتا رہے گا۔ اور اس زمانہ میں لوگوں کی ہدایت کے لئے اور ان کو قرآن کریم کی تعلیم سکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے۔

پس ہم احمدیوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس ماہ کی حقیقت کو سمجھیں اور تقویٰ کے حصول کی کوشش کریں۔ اور تقویٰ کا حصول ہی رمضان کے تمام احکام کا مقصد اور نچوڑ ہے۔ اگر ہم تقویٰ کو ذہن میں رکھیں گے تو نیکیوں میں بھی بڑھنے والے ہوں گے اور برائیوں سے بھی بچ رہے ہوں گے۔ اگر برائیوں سے انسان نہیں بچتا تو روزے کا مقصد حاصل نہیں ہوتا اور یہی تقویٰ ہے یعنی برائیوں سے بچنا۔ اگر روزہ میں بھی ہمارے اندر تکبر ہے یا ریا کاری ہے یا لڑائی جھگڑا اور فساد سے بچ نہیں رہے تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ ایک حدیث میں بھی اس بات کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ماہ میں روزہ دار کو اپنی زبان پر بھی قابو حاصل کرنا چاہئے اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے تو اسے کہنا چاہئے کہ میں روزہ سے ہوں۔ پس تمام برائیوں کو چھوڑنا اور نیکیوں پر چلنا اور اس پر قائم رہنا ہی اس مہینہ کا اصل مقصد ہے۔ ورنہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم ان باتوں پر عمل نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کو تمہارے بھوکا رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ کل یہاں ایک جائزہ شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اکثر مسلمان جو روزہ رکھتے ہیں وہ اس کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہیں اور صرف ایک ظاہری رسم کے طور پر اس کو پورا کرتے ہیں۔ بعض مسلمان تو ایسے بھی ہیں جو روزہ کے باوجود دن میں بھی کھا پی لیتے ہیں۔ پس ہماری بڑی ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد روزہ کا اصل حصول یعنی تقویٰ کو حاصل کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بار بار بتایا ہے کہ حقیقی تقویٰ کیا ہے اور کس طرح اس کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر بیان کیا کہ بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔

فرمایا جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی نہ بن جائے تو خدا کی نصرت کے لائق نہیں۔ میں اس فکر میں ہوں کہ اپنی جماعت میں سے سچے متقیوں کو الگ کروں اور دینی کام ان کے سپرد کروں اور دنیا کے پیچھے چلنے والوں کی کچھ پرواہ نہ کروں۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک موقع پر فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝ (سورۃ النحل 129:16) کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی نصرت اسی وقت ملے گی جب حقیقی تقویٰ ہو اور ساتھ اچھے اعمال ہوں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تقویٰ کو شریعت کا خلاصہ کہا جا سکتا ہے۔ تقویٰ کے بہت سے مدارج ہیں۔ اگر ابتدائی مراحل کو اخلاص کے ساتھ حاصل کیا جائے تو مستقل مزاجی سے بڑے مدارج کو بھی پا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (سورۃ المائدہ 28:5) کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ تقویٰ کی راہوں پر چلے تا کہ قبولیت دعا کا مزہ چکھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوئی۔ ان کو دیکھنا چاہئے کہ کیا ان کے اندر تقویٰ ہے یا دنیا کی طرف جھکے ہوئے ہیں۔ تقویٰ بھی قبولیت دعا کی ایک شرط ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان میں تقویٰ سے روزہ رکھنے اور عبادت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس مہینہ کو جماعت کے لئے بابرکت کرے اور پاکستان کے احمدیوں کے لئے آسانی پیدا کرے۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لیڈروں اور علماء کو زمانہ کے امام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ دنیا کے عام حالات بھی جنگ کی طرف جا رہے ہیں۔ ان کی ہدایت کے لئے اور تباہی سے بچاؤ کے لئے بھی اس ماہ میں بہت دعائیں کریں۔

جماعت احمدیہ کو نصیحت

تکبر سے بچو

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت احمدیہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اُس کو دیوانہ کر دے اور اُس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اُس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔"

(نزول مسیح۔ روحانی خزائن، جلد 18 صفحہ 402)

جلسہ سالانہ کے لئے متفرق اہم ہدایات

ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مکرم مولانا سلطان نصیر احمد استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اب بعض متفرق باتیں جو جلسہ کے تعلق میں ہیں میں کہنا چاہتا ہوں جو مہمانوں، میزبانوں، ڈیوٹی والوں اور ہر ایک کے لئے ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ مسجد میں اور مسجد کے ماحول میں اس کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں۔ مسجد فضل میں جب یہاں سے جائیں گے وہاں بھی کافی رش ہوتا ہے۔

جلسہ کے دنوں میں یہ مارکی بھی مسجد کا ہی متبادل ہے بلکہ یہ پورا علاقہ یعنی جلسہ گاہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق وہی نظارے نظر آنے چاہئیں جو ایک ایسے پاکیزہ مقدس ماحول میں ہونے چاہئیں۔ جہاں صرف اللہ اور اس کے رسول کی باتیں ہو رہی ہوں، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی باتیں ہو رہی ہوں۔

جلسہ کے ایام ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ بڑی باقاعدگی کے ساتھ توجہ کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔

نمازوں اور جلسے کی کارروائی کے دوران بچوں کی خاموشی کا بھی انتظام ہونا چاہئے۔ ڈیوٹی والے بھی اس چیز کا خاص خیال رکھیں اور مائیں اور باپ بھی اس کا بہت خاص خیال رکھیں اور ڈیوٹی والوں سے اس سلسلہ میں تعاون کریں۔ جو جگہیں بچوں کے لئے بنائی گئی ہیں وہاں جا کے چھوٹے بچوں کو بٹھائیں تا کہ باقی جلسہ سننے والے ڈسٹرب نہ ہوں۔

جلسہ کے دوران اگر کسی غیر از جماعت مہمان کی تقریر آپ سنیں، اس میں سے آپ کو کوئی بات پسند آئے اور اس کو خراج تحسین دینا چاہتے ہوں تو اس کے لئے تالیاں بجانے کی بجائے جو ہماری روایات ہیں اللہ اکبر کا نعرہ لگانا، ماشاء اللہ وغیرہ کہنا، ایسے کلمات ہی کہنے چاہئیں کیونکہ تالیاں بجانا ہمارا شعار نہیں ہے۔ ہماری اپنی بھی کچھ روایات ہیں اور ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہاں پر بھی اور دنیا میں جہاں جہاں جلسے ہوتے ہیں انہیں روایات کا خیال رکھنا چاہئے۔

نعروں کے ضمن میں یاد رکھیں کہ ہر کوئی اپنی مرضی سے نعرے نہ لگائے بلکہ انتظامیہ نے اس کے لئے پروگرام بنایا ہوا ہے، نعرے لگانا کچھ لوگوں کے سپرد کیا ہوا ہے۔ وہی جب نعرے لگانے کی ضرورت محسوس کریں گے تو نعرے لگا دیں گے۔ لیکن بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کو اگر نعرے نہ لگ رہے ہوں تو تقریر کے دوران نیند آ جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے پھر نعروں کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بے وجہ نعرے لگاتے جائیں تو نظم یا تقریر جو ہو رہی ہوتی ہے بعض دفعہ اس کا مزا نہیں رہتا۔ ایسے لوگ جن کو نیند آ رہی ہو خاموشی سے ساتھ والا ان کو ٹھوکا مار کر جگا دیا کرے۔

انگلستان کے احمدیوں کو، بہت سارے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں شامل ہو چکے ہیں، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش تو تھی کہ ہر کوئی شامل ہو، تو خاص طور پر ذوق شوق سے جلسے میں شامل ہونا چاہئے۔ جو ابھی تک نہیں آئے وہ بھی کوشش کریں کہ کم از کم کل صبح جلسے کا سیشن شروع ہونے سے پہلے پہلے آ جائیں کیونکہ بغیر کسی جائز عذر کے جلسہ سے غیر حاضر نہیں رہنا چاہئے۔ بعض دفعہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ صرف دو دن یا آخری دن ہی آ جاتے ہیں۔ ان کو کوئی مجبوری نہیں ہوتی کیونکہ ہفتہ اتوار تقریباً ہر ایک کا فارغ ہوتا ہے۔ اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ جائیں گے آخری دن کچھ ملاقاتیں ہو جائیں گی کچھ لوگوں سے مل لیں گے۔ ٹھیک ہے آپ نے ایک مقصد تو پورا کر لیا لیکن صرف یہی مقصد ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پیدا کرنا سب سے بڑا مقصد ہے۔

یہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ تقاریر کو باقاعدہ سنا کریں جس حد تک ممکن ہو سننا چاہئے اور اس میں ڈیوٹی والے کارکنان بھی، اگر ان کی اس وقت ڈیوٹی نہیں ہے ان کو تقاریر سننے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

ان ایام میں پورے التزام سے نمازوں کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں۔ لنگر خانے یا جہاں جہاں بھی ڈیوٹیاں ہیں وہاں بھی کارکنان کی باقاعدہ نمازوں کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے۔ اور ان کے افسران کی ذمہ داری ہے کہ اس بات کا خیال رکھیں۔

نمازوں کے دوران جب آپ مارکی کے اندر نمازیں پڑھنے کے لئے آتے ہیں تو نماز شروع ہونے سے پہلے ہی آ کے بیٹھ جایا کریں۔ کیونکہ یہاں لکڑی کے فرش ہیں گو اس کے اوپر پتلا سا قالین تو بچھا ہوا ہے لیکن چلنے سے اس قدر آواز اور شور آتا ہے کہ جب نماز شروع ہو جائے تو پھر نماز خراب ہو رہی ہوتی ہے۔ دوسروں تک جو نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں آواز ہی نہیں پہنچتی۔ کل بھی مغرب کی نماز کے وقت شور کا تسلسل تھا جو دوسری رکعت تک رہا۔ اس لئے نماز میں پہلے آ کر بیٹھا کریں۔

بعض لوگوں کو موبائل فون بڑے اہم ہوتے ہیں (اس وقت بھی شاید کسی کا فون بج رہا ہے) اگر اتنے اہم فون آنے کا خیال ہو تو پھر وہ فون رکھیں جو اچھی قسم کے ہیں جن کی آواز کم کی جا سکتی ہے۔ جیب میں رکھیں اس کی وائبریشن (Vibration) سے آپ کو احساس ہو جائے کہ فون آیا ہے اور باہر جا کر سن لیں۔ کم از کم لوگوں کو نمازوں کے دوران جلسوں کے دوران اور تقریروں کے دوران ڈسٹرب نہ کیا کریں۔

جلسے کے دوران بازار بند رہنے چاہئیں اور آنے والے مہمان بھی سن لیں اور یہاں رہنے والے بھی سن لیں، ڈیوٹیاں دینے والے بھی سن لیں۔ پہلے کہا جاتا تھا کہ اگر مجبوری ہو تو چند ضرورت کی چیزیں مہیا ہو سکتی ہیں وہ دکانیں کھلی رہیں گی اور انتظامیہ جائزہ لیتی تھی کہ کون کون سی دکانیں کھلی رہیں یا نہ کھلی رہیں۔ لیکن کل بازار

کا خود میں نے جائزہ لیا ہے اس کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ کوئی دکان کھولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جلسے کے دوران تمام دکانیں بند رہیں گی اور دکاندار جنہوں نے سٹال لگائے ہوئے ہیں وہ سب جلسہ کی کارروائی سنیں اور کوئی گاہک بھی ادھر نہیں جائے گا۔ کسی قسم کی خرید وفروخت نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ اگر ایمرجنسی میں کسی چیز کی ضرورت ہو تو جو نظام ہے جلسہ سالانہ کا اس کے تحت وہ چیزیں مہیا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے کسی قسم کی دکانیں کھولنے کی ضرورت نہیں۔

فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ آپس کی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔ سخت گفتگو اور تلخ گفتگو سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کیونکہ محبت اور بھائی چارہ کی فضا بھی اسی طرح پیدا ہوگی۔ بات چیت میں بھی ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔

بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نوجوانوں میں تو تو میں میں شروع ہو جاتی ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہئے، پرہیز کرنا چاہئے، بچنا چاہئے۔

ٹولیوں میں بعض دفعہ بیٹھے ہوتے ہیں اور قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں، باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ بھی اچھی عادت نہیں ہے۔ بعض دفعہ بہت سے غیر ملکی بھی یہاں آئے ہوئے ہیں ان لوگوں کی مختلف زبانیں ہیں۔ زبانیں نہیں سمجھتے، جب آپ بات کر رہے ہوں اور کوئی قریب سے گزرنے والا بعض دفعہ یہ سمجھ لیتا ہے کہ شاید میرے پر کوئی تبصرہ ہو رہا ہے یا مجھ پر ہنسا جا رہا ہے۔ تو ماحول کو خوشگوار رکھنے کے لئے ان چیزوں سے بھی بچنا چاہئے۔

اسلام آباد کے ماحول میں بھی جو اسلام آباد میں سڑکیں آتی ہیں وہ بہت چھوٹی سڑکیں ہیں۔ یہاں بھی شور شرابے یا ہارن وغیرہ یا ہر قسم کی ایسی حرکت سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ یہاں کے لوگوں کو بعض دفعہ اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ کل بھی کسی نے مجھے بتایا کہ یہاں اخبار میں خبر تھی کہ لوگوں کو اعتراض پیدا ہو رہا ہے کہ شور ہوتا ہے اس لئے اس ماحول کا لحاظ کرتے ہوئے کسی بھی قسم کا یہاں شور شرابہ نہیں ہونا چاہئے۔

گاڑیاں پارک کرتے ہوئے بھی خیال رکھیں کہ گھروں کے سامنے یا ممنوعہ جگہوں پر پارک نہ ہوں۔ ٹریفک کے قواعد کا بھی خیال رکھیں۔ جلسہ گاہ میں بھی جو پارکنگ کا شعبہ ہے منتظمین سے پورا تعاون کریں اور جہاں جہاں وہ کہتے ہیں وہیں گاڑیاں کھڑی کریں۔

ڈرائیونگ کے دوران ملکی قانون کی پوری پابندی کریں کیونکہ یورپ میں بعض جگہوں پر بعض سڑکوں پر Speed Limit (حد رفتار) کوئی نہیں ہے یا سپیڈ لمٹ یہاں سے زیادہ ہے۔ یہاں کی سپیڈ لمٹ میں اور وہاں کی سپیڈ لمٹ میں فرق ہے۔ اس کا یورپ، جرمنی وغیرہ سے آنے والے خاص طور پر خیال رکھیں۔

ویزہ کی میعاد ختم ہونے سے پہلے پہلے آپ نے اپنی اپنی جگہوں پر اپنے ملکوں میں واپس چلے جانا ہے۔ جن کو خاص طور پر جلسے کا ویزا ملا ہے ان کو تو اس بات کی سختی سے پابندی کرنی چاہئے۔ اگر یہ پابندی نہیں کریں گے تو پھر جماعتی نظام بھی حرکت میں آ جاتا ہے۔

صفائی کے لئے خاص طور پر جہاں انتارش ہو، جگہ چھوٹی ہو اور تھوڑی جگہ پر عارضی انتظام کیا گیا ہو بہت ساری مشکلات پیش آتی ہیں۔ تو ہر کوئی یہ کوشش کرے کہ ٹائلٹ وغیرہ کی صفائی کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ اگر کوئی کارکن نہیں بھی ہے اور کوئی جاتا ہے تو خود صفائی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ آخر ایک دوسرے کی مدد کرنے میں کوئی حرج نہیں ہوا کرتا۔ آپس میں بھائی بھائی ہوں تو ایسے کام کر لینے چاہئیں۔ یہ نہیں ہے کہ کارکن آئے گا تب ہی صفائی ہوگی اور اس کی شکایت میں کروں گا اور انتظامیہ اس سے پوچھے گی تب ہی صفائی ہوگی۔ بلکہ چھوٹی موٹی اگر صفائی کی ضرورت ہو تو کر لینی چاہئے۔ کیونکہ صفائی کے بارہ میں آتا ہے کہ یہ نصف ایمان ہے۔

خواتین بھی گھومنے پھرنے میں احتیاط اور پردہ کی رعایت رکھیں۔ لیکن بعض دفعہ غیر خواتین بھی آئی ہوتی ہیں وہ تو ویسی پابندی نہیں کر رہی ہوتیں، لوگ سمجھتے ہیں کہ جلسے پر آئی ہوئی ساری خواتین احمدی ہیں لیکن بعض غیر احمدی بھی ہوتی ہیں غیر از جماعت ہوتی ہیں تو وہ پابندی نہیں کر رہی ہوتیں۔ اس لئے انتظامیہ یہ خیال رکھے کہ عورتوں اور مردوں کے رش کے وقت راستے علیحدہ علیحدہ ہو جائیں۔

چھوٹے بچوں میں بھی ان دنوں میں خاص طور پر جماعتی روایات کا خیال رکھتے ہوئے ٹوپی پہننے کی عادت ڈالیں۔ ایسے بچے جو نمازیں پڑھنے کی عمر کے ہیں۔ اور اس طرح ایسی بچیاں جو اس عمر کی ہیں ان کو سر پر چھوٹا سا دوپٹہ بھی لے دینا چاہئے بجائے اس کے کہ یہاں کے لباس پہن کر پھریں۔

بعض دفعہ شکایت آ جاتی ہے گو یہ بہت معمولی ہے ایک آدھ کیس ایسا ہوتا ہوگا کہ بعض لفٹ (ride) دینے والے مہمانوں سے پیسے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ مہمانوں کی عزت واکرام اور خدمت کے بارہ میں میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں اس کو خاص اہمیت دیں۔ محبت، خلوص، ایثار اور قربانی کے جذبے کے تحت ان کی خدمت کریں۔ یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں، ان کے ساتھ نرم لہجہ اور خوشدلی سے بات کریں۔ یہ تفصیلی ہدایت تو پہلے میں دے چکا ہوں۔

جو مہمان آ رہے ہیں وہ بھی یہ خیال رکھیں کہ نظم وضبط کا خاص خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے پورا پورا تعاون کریں۔ ان کی ہر طرح سے اطاعت کریں۔

بعض مائیں اپنے بچوں کی بڑی غیرت رکھتی ہیں کوئی ڈیوٹی والا اگر کسی کو کچھ کہہ دے تو لڑنے مارنے پہ آمادہ ہو جاتی ہیں وہ بھی سن لیں کہ اگر وہ تعاون نہیں کر سکتیں اور اتنی غیرت ہے تو پھر جلسے کے وقت اس دوران اس مارکی میں نہ آئیں۔

کھانا کھاتے وقت بھی بعض باتیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ بعض دفعہ ضیاع ہو جاتا ہے بعض کو بعض چیزیں نہ کھانے کی عادت ہوتی ہے۔ یہاں اگر آلو نہیں بھی پسند تب بھی مجبوراً کھا لیں اور ضائع نہ کریں کیونکہ پھر یہاں ڈمپ کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔

بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں ایک دوسرے پر مذاق میں ہو رہی ہوتی ہیں وہ بھی بعض دفعہ بڑی لڑائیوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں، ان سے بھی پرہیز کریں، اجتناب کریں۔ اور زبان کی نرمی بڑی ضروری ہے۔ اور دونوں مہمان بھی اور میزبان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ نرم زبان کا استعمال ہو اور کسی بھی قسم کی سختی دونوں طرف سے نہیں ہونی چاہئے۔ اور پیار سے، محبت سے ایک دوسرے سے ان دنوں پیش آئیں۔ بلکہ ہمیشہ پیش آئیں اور خاص طور پر دعاؤں میں یہ دن گزاریں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ اور جلسے کی جو خاص برکات ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

بعض دفعہ جہاں کھانا کھایا جاتا ہے وہاں لوگ اپنی پلیٹیں چھوڑ جاتے ہیں یا انہوں نے جو پیک بنائے ہیں وہ چھوڑ جاتے ہیں تو ان کو اٹھا کے جہاں ڈسٹ بن بنائے گئے ہیں وہاں پھینکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالہ سے میں یہ پہلے بیان کر چکا ہوں کہ یہ جماعتی جلسہ ہے اس کو میلہ نہ سمجھیں کیونکہ آپس میں ملاقاتیں وغیرہ یا فیشن کا اظہار تو یہاں مقصود نہیں ہے۔ عورتیں اکٹھی ہوں تو باتیں شروع کر دیتی ہیں اور پھر ختم نہیں ہوتیں۔ ان کو بھی احتیاط کرنی چاہئے اور انتظامیہ اس کا خاص طور پر خیال رکھے اور نگرانی کرے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جہاں جہاں بھی جلسے ہوتے ہیں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

بعض باہر سے آنے والے یہاں شاپنگ کرنے کے لئے قرض لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بات قناعت کی صفت کو گدلا کر

رہی ہوتی ہے۔ قناعت کی صفت میں ایسا اظہار ہو رہا ہوتا ہے جو لوگوں کو اچھا نہیں لگتا۔ تو اس سے بچنا چاہئے۔ اتنا ہی خرچ کریں جتنی توفیق ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ شاپنگ کرنے کے لئے جتنی ضرورت ہے رقم آپ کے پاس ہے اتنی شاپنگ کریں، عزیزوں، رشتہ داروں سے قرض نہ لیں۔ یہ بڑا غلط طریقہ ہے۔ جلسہ سننے کی غرض سے آتے ہیں تو جلسہ سننا چاہئے اور جو روحانی مائدہ یہاں تقسیم ہو رہا ہے اس سے ہر ایک کو اپنی جھولیاں بھرنی چاہئیں۔

گو کہ یہی کہا جاتا ہے کہ مہمان نوازی تین دن کی ہوتی ہے لیکن بعض لوگ دور سے آ رہے ہوتے ہیں، خرچ کر کے آ رہے ہوتے ہیں اور پھر یہ خیال ہوتا ہے کہ دوبارہ موقع مل سکے یا نہ مل سکے تو زیادہ ٹھہرنا چاہتے ہیں۔ اگر اپنے قریبی عزیزوں رشتہ داروں کے ہاں ٹھہر جائیں تو ان کو خوشی سے ٹھہرا لینے میں حرج نہیں ہے۔ اور بعض طبیعتیں بڑی حساس ہوتی ہیں ایسے مہمانوں کو مذاقاً بھی احساس نہیں دلانا چاہئے جو مالی لحاظ سے ذرا کم ہوں یا قریبی عزیز ہوں کہ تین دن ہو گئے اور مہمان نوازی ختم ہو گئی۔ اس طرح اس سے دوریاں پیدا ہوتی ہیں۔

اپنے ماحول پر گہری نظر رکھیں

حفاظتی طور پر بھی خاص نگرانی کا خیال رکھنا چاہئے اپنے ماحول پر گہری نظر رکھیں۔ یہ ہر ایک کا فرض ہے۔ اجنبی آدمی یا کوئی ایسا شخص آپ دیکھیں جس پر شک ہو تو متعلقہ شعبہ کو اطلاع دیں لیکن خود کسی سے اس طرح نہ پیش آئیں جس سے کسی قسم کا چھیڑ چھاڑ کا خطرہ پیدا ہو اور آگے لڑائی جھگڑے کا خطرہ پیدا ہو۔ لیکن اگر اطلاع کا وقت نہیں ہے پھر اس کا بہترین حل یہی ہے کہ آپ اس شخص کے ساتھ ساتھ ہو جائیں، اس کے قریب رہیں۔ تو ہر شخص اس طرح سیکیورٹی کی نظر سے دیکھتا ہے تو بہت سارا مسئلہ تو اسی طرح حل ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ بعض خبروں کی بنا پر، گزشتہ سالوں میں آتی رہی ہیں، انتظامیہ بعض دفعہ چیکنگ سخت کرتی ہے۔ تو اگر کوئی ایسی صورت پیدا ہو چیکنگ سخت ہو رہی ہو تو مکمل تعاون کرنا چاہئے خاص طور پر عورتوں کو وہ عام طور پر جلدی بے صبری ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ہماری حفاظت کے نقطہ نظر سے ہی یہ سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لئے تعاون ہر ایک کا فرض ہے۔

پھر یہ کہ جو آپ کو کارڈ دیئے گئے ہیں وہ اپنے پاس رکھیں اور اگر کسی کا کارڈ گم ہو گیا ہو تو متعلقہ شعبہ کو اطلاع کریں تا کہ ان کو بھی پتہ لگ جائے کون سا کارڈ گم ہوا ہے کس کا گم ہوا ہے تا کہ اگر کسی اور نے ایسا لگایا ہو وہ بھی پتہ لگ جائے اور آپ کو بھی کارڈ میسر آ جائے۔

قیمتی اشیاء اپنی نقدی یا پیسے وغیرہ کی حفاظت بھی آپ پر فرض ہے کہ خود کریں۔ کیونکہ یہاں بہت سے لوگ آئے ہوئے ہیں اور کھلی جگہیں ہیں، ٹینٹ میں اجتماعی قیام گاہیں ہیں تو بعد میں شکایات نہیں ہونی چاہئیں۔ اس لئے آپ خود اپنی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جو اس جلسہ کے لئے دعائیں ہیں وہ حاصل کرنے والے ہوں اور ان مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے آپ نے جلسوں کا اجراء فرمایا تھا اور ان دنوں میں ہمیں دعاؤں کی بھی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی بھی توفیق ملے۔

(مشعل راہ، جلد پنجم، حصہ دوم۔ ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، صفحہ 71-77)

تعریف وہ جو دشمن کرے

رسالہ ترجمان القرآن کے مدیر سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب لکھتے ہیں:

"میں اکثر اوقات اس پر غور کرتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد کو اپنے مشن میں اس قدر کامیابی حاصل ہوئی؟ مجھے مرزا صاحب کی کامیابیوں کا سلسلہ لامتناہی نظر آتا ہے۔ مرزائیوں کی حفاظت کے سامان غائب سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ... خود دوسری طرف مرزائیوں کے مخالفین کی تباہی کے سامان بھی غیب سے ظہور میں آ جاتے ہیں۔"

(ماہنامہ ترجمان القرآن۔ اگست 1934ء، صفحہ 57-58)

جماعت احمدیہ کینیڈا کا بیالیسواں جلسہ سالانہ 2018ء

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا بیالیسواں بابرکت جلسہ سالانہ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مورخہ 6، 7، 8 جولائی 2018ء ایئرپورٹ کے قریب انٹرنیشنل سینٹر، ٹورانٹو میں منعقد ہو رہا ہے۔

یہ جلسہ روحانی، علمی، تربیتی اور تبلیغی لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ دراصل یہ جلسہ سالانہ اس مرکزی جلسہ سالانہ کی ایک شاخ ہے جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے 1891ء میں جاری فرمایا تھا۔ چنانچہ حضورؑ نے 7 دسمبر 1892ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں جلسہ سالانہ کی عظمت کو یوں بیان فرمایا:

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

اس جلسہ سالانہ میں نماز تہجد اور نمازیں باجماعت ادا کی جاتی ہیں اور علماء سلسلہ کے نہایت علمی، تربیتی اور تبلیغی خطابات ہوتے ہیں اور سارا وقت دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر ہوتا ہے۔ الغرض یہ تین دن تبلیغی، روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایام ہیں ان سے احباب جماعت کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو ہر پہلو سے بہت ہی بابرکت کرے اور ہر جہت سے کامیاب و کامران فرمائے اور یہ بہتوں کی رشد و ہدایت کا موجب ہو۔

نیز آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں اور اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو بھی بکثرت لائیں۔ یہ تبلیغ کا سب سے نادر موقع ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ کی روحانی برکات و فیوض سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

رضوان مسعود میاں

افسر جلسہ سالانہ

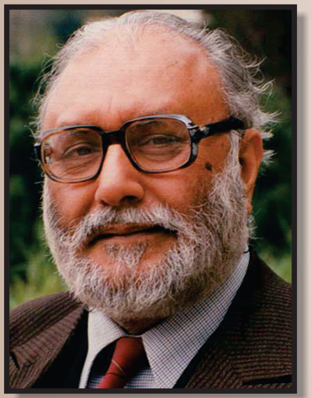

کائنات اور سائنس

مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

فیض فاؤنڈیشن نے ماڈل ٹاؤن، لاہور میں 27فروری 1988ء کو ''فیض میموریل لیکچر'' کا ایک خصوصی اہتمام کیا جس میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے '' کائنات اور سائنس'' کے عنوان پر ایک نہایت علمی اور تحقیقی مقالہ پیش کیا۔ یہ مضمون علم وادب اور سائنس کا ایک بہترین شاہکار ہے۔ افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ادارہ)

اشھد ان لا اِلٰہ اِلا اللّٰہ و اشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ

اعوذباللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

یہ میری بڑی عزت افزائی ہے کہ مجھے فیض میموریل لیکچر دینے کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔ میں اس نوازش کے لئے بیگم ہاشمی کا شکر گزار ہوں۔ ایسے کوئی موزوں الفاظ میرے ذہن میں نہیں آرہے جن میں اظہارِ ممنونیت کروں۔ یہ سب فضل ہے اس رب العزت کا جس کا سایہ کرم ہمیشہ سے مجھ پر رہا ہے اور اظہار ہے، اس اٹوٹ رشتے کا جو میرے اور آپ کے درمیان ہے۔

جب یورپ میں میرے حلقہ احباب میں یہ خبر پھیلی کہ میں لاہور فیض میموریل لیکچر دینے جا رہا ہوں تو زیادہ تر دوستوں نے اپنے تعجب کا اظہار کیا، شاید ان وجوہ کی بنا پر کہ:

فیض ایک عظیم شاعر اور میں ایک حقیر سائنسدان۔ وہ حسن و عشق کی دنیا میں رہنے والے، میں ایٹم کی تنہا دنیا کا باشندہ۔ وہ زندگی میں رنگینی کے دلدادہ، میں زاہدِ خشک۔ وہ قید و بند سے آشنا اور اربابِ اقتدار کی نگاہ میں معتوب، اور میں مصنفین سے ہم آہنگی اور وابستگی کے بعد بھی اسٹیبلشمنٹ سے کام لینے کا خوگر۔

اس سلسلہ میں پہلی عاجزانہ عرض تو یہ ہے کہ سائنسدان حسن و جمال سے غیر متعلق نہیں ہوتا۔ لاہور میں پیدا ہونے والے نوبل انعام یافتہ پروفیسر چندر شیکھر نے اپنی کتاب Truth and Beauty میں John Keats کی اس بات کو دہرایا ہے کہ:

Truth is beauty, beauty is truth.

صداقت اور حسن میں کوئی امتیاز نہیں۔ ایسی بہت سی مثالیں ہیں کہ جمالیاتی ذوق سے متصف سائنسدانوں کے پیش کردہ نظریئے بالآخر صحیح ثابت ہوئے گو شروع میں وہ ضعیف نظر آتے تھے۔ اس بظاہر نظریاتی اختلاف کے باوجود ہماری کئی قدریں اشتراک رکھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار فرمایا ہے کہ اے امتِ رسولؐ! میری خلق پر تفکر اور تسخیر کائنات تمہارے ذمے کئے گئے ہیں اس طرح پر تم بھی انہی صفات سے متصف کئے جاؤ گے۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَکُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْکُ فِیْہِ بِاَمْرِہٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ o وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہُ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ o (سورۃ الجاثیہ 45:13-14)

خدا ہی تو ہے جس نے سمندر کو تمہارے قابو میں کر دیا تا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تا کہ تم اس کے فضل سے معاش تلاش کرو اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنے حکم سے تمہارے کام میں لگا دیا۔ جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لئے اس میں (قدرتِ خدا) کی نشانیاں ہیں۔

کلام پاک میں سات سو پچاس آیات یعنی قرآن کریم کا 1/8 حصہ ایسا ہے جس میں انسان کو تفکر و تسخیر کی دعوت دی گئی ہے۔ تفکر و تسخیر، ربِ ارنی حقائق الاشیاء کی دعا اور قدرتی وسائل پر قابو، یہی سائنس اور ٹیکنالوجی ہیں۔ فیض بنیادی طور پر اسی جادۂ تفکر و تسخیر کے راہی تھے۔ سنئے! ان کا تفکر انہیں تحیر کی کس منزل پر لے جاتا ہے۔

کئی بار اس کی خاطر ذرے ذرے کا جگر چیرا
مگر یہ چشمِ حیراں جس کی حیرانی نہیں جاتی

یہاں فیض نے چشمِ حیراں کی بات کی ہے یہی اعلیٰ سائنس کی بنیاد ہے اور یہی سائنسی تحقیق کی معراج تفکر کے سفر کی ہر منزل چشم حیراں کو مزید حیرانیوں کی وادی میں گم کر دیتی ہے۔

فیض تفکر اور تحیر سے پیدا ہونے والی تسخیر یعنی ٹیکنالوجی کو انسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال ہوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تھے وہ اسے چند لوگوں کی اجارہ داری نہ سمجھ کر ساری انسانیت کا ترکہ سمجھتے تھے وہ اس کے ثمرات سے سارے عالم کو مستفید ہوتے دیکھنا چاہتے تھے۔ سنئے لینن پرائز کی تقریب کے موقع پر وہ اس بارے میں کیا کہتے ہیں۔

'' یہ بم اور راکٹ، توپیں، بندوقیں سمندر میں غرق کر دو اور ایک دوسرے پر قبضہ جمانے کے بجائے تسخیر کائنات کو چلو جہاں جگہ کی کوئی تنگی نہیں ہے۔''

اور پھر کہتے ہیں۔

'' اب سے پہلے انسانوں کو فطرت کی ذخائر پر اتنی دسترس اور پیداوار کے ذرائع پر اتنی قوت نہ تھی کہ ہر گروہ اور برادری کی ضرورتیں پوری طرح سے تسکین پا سکتیں۔ اس لئے آپس میں چھین جھپٹ اور لوٹ مار کا کچھ نہ کچھ جواز موجود تھا۔ لیکن اب یہ صورت نہیں۔ اب انسانی عقل سائنس اور صنعت کی بدولت اس منزل پر پہنچ چکی ہے کہ جس سے سب تن بخوبی پل سکتے ہیں۔ اور سبھی جھولیاں بھر سکتی ہیں۔ بشرطیکہ قدرت کے یہ بے بہا ذخائر، پیداوار کے یہ بے اندازہ خرمن، بعض اجارہ داروں اور مخصوص طبقوں کی تسکین و ہوس کے لئے نہیں، بلکہ جملہ انسانوں کی بہبود کے لئے کام میں لائے جائیں۔ اور عقل اور سائنس اور صنعت کی کل ایجادیں اور صلاحیتیں تخریب کی بجائے تعمیری منصوبوں پر صرف ہوں۔ لیکن یہ جبھی ممکن ہے کہ انسانی معاشرے میں ان مقاصد سے مطابقت پیدا ہو اور انسانی معاشرے کے ڈھانچے کی بنیادیں ہوس استحصال اور اجارہ داری کے بجائے انصاف، برابری، آزادی، اور اجتماعی خوشحالی پر اٹھائی جائیں۔''

میری برسوں سے یہی تگ و دو رہی ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی ساری دنیا میں اور خصوصاً تیسری دنیا میں فروغ پائے اور اس کے ثمرات

سے کیا امیر اور کیا غریب سبھی مستفید ہوں۔فیض کا خیال تھا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے ثمرات کو محض ایک مخصوص نظام کے تحت ہی عام کیا جا سکتا ہے۔میں اس خیال کا حامی ہوں کہ انسانیت میں اتنی بلوغت آ چکی ہے کہ یہ مقصد افہام وتفہیم کے ذریعہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

فیض شاعر ضرور تھے مگر وہ عام تصور کے شاعروں سے مختلف تھے،ان کا خیال تھا کہ شاعر کا کام صرف مشاہدہ ہی نہیں، مجاہدہ بھی ان پر فرض ہے۔ان کے نزدیک حیاتِ انسانی کی اجتماعی جدوجہد کا ادراک اور اس جدوجہد میں حسب توفیق شرکت زندگی کا تقاضا ہی نہیں،فن کا تقاضا بھی ہے۔

اس لحاظ سے بھی میں خود کو فیض کے قریب پاتا ہوں۔ میں نہ صرف اس بات کا قائل ہوں بلکہ پچھلے 37 سالوں سے اس بات کی تبلیغ کر رہا ہوں کہ ایک سائنسدان کو اپنی دنیا فارمولوں اور تجربہ گاہوں تک ہی محدود نہ رکھنی چاہئے بلکہ حسبِ توفیق انسانیت کی فلاح و بہبود اور اس کی ترقی کے لئے جدوجہد کرنی چاہئے۔

رہا مذہب کا معاملہ تو فیض جن اعلیٰ انسانی قدروں کو عزیز رکھتے تھے وہ اصلی اسلامی اقدار ہیں۔فیض کے بارہ میں اس بات کو اشفاق احمد نے ایک دوسرے انداز سے کہا ہے۔

”اگر فیض حضور سرورِ کائنات کے زمانے میں ہوتے تو ان کے چہیتے غلاموں سے ہوتے جب بھی کسی بدزبان، تند خو، بد اندیش یہودی دکاندار کی دراز دستی کی خبر پہنچتی تو حضور ﷺ کبھی کبھی ضرور فرماتے آج فیض کو بھیجو، یہ بھی دھیما ہے، صابر ہے، بردبار ہے، ہمارے مسلک پر عمل کرتا ہے۔“

عشقِ رسول اللہ میں ڈوبی ہوئی اس نعت کو پڑھ کر شقی القلب ہی ان کے اسلام پسند نہ ہونے کا الزام دے گا۔

نعت

اے تو کہ ہست ہر دل محزوں سرائے تو
آوردہ ام سرائے دگر از برائے تو
خواجہ بہ تخت بندہ تشویش ملک و مال
برخاک رشکِ خسروِ دوراں گدائے تو
آنجا قصیدہ خوانیِ لذاتِ سیم و زر
اینجا فقط حدیثِ نشاطِ لقائے تو
آتش فشاں زقہر و ملامت زبانِ شیخ
از اشکِ تر ز دردِ غریباں ردائے تو
باید کہ ظالمانِ جہاں را صدا کند
روزِ بسوئے عدل و عنایت صدائے تو

(غبارِ ایام،صفحہ 36)

(ترجمہ: اے وہ وجود جو کہ ہر غمگین دل میں رہتا ہے میں تیرے قیام کے لئے دوسری سرائے لایا ہوں۔

آقا تو تخت پر بیٹھ کر ملک و مال کی فکر میں مبتلا ہے۔ اور تیرا گداگر خاک پر بیٹھ کر بھی شاہ دوراں کے لئے باعث رشک ہے۔

وہاں لذت سیم وزر کی قصیدہ خوانی ہوتی ہے اور یہاں صرف تیری ملاقات کے نشہ کی باتیں ہوتی ہیں۔

زبان شیخ کے قہر و ملامت میں ایک آتش فشاں ہے۔

اور غریبوں کی آنکھ سے درد سے بہنے والے آنسو تیری چادر ہے۔ چاہئے کہ دنیا کے ظالموں کو تیری آواز عدل عنایت کے دن کی طرف لائے۔ ناقل)

یہ سب باتیں اپنی جگہ پر۔ اب تو فیض اور مجھ میں ایک چیز اور مشترک ہوگئی ہے۔ دونوں ہی ملک کے بااثر طبقے کی نگاہ میں ناپسندیدہ ہیں۔اس تاثیر کا اظہار ہمارے لائق وزیر تجارت ڈاکٹر محبوب الحق صاحب نے اپنے ایک حالیہ بیان میں کیا ہے۔

میں نے ذہن پر بہت زور دیا ہے لیکن مجھے یاد نہیں پڑتا کہ فیض سے میری پہلی ملاقات کب اور کہاں ہوئی تھی۔ شاید ملک کے باہر لندن میں، لیکن 1945ء میں مجھے ان کا مجموعہ کلام نقشِ فریادی پڑھنے کا اتفاق ہوا۔اس کے بعد سے یوں لگتا ہے جیسے میں ہمیشہ ہی ان سے واقف رہا ہوں۔ان سے میری آخری ملاقات ملتان کے ہوائی اڈہ پر ہوئی تھی۔وہ لاہور جا رہے تھے میرا جہاز اسلام آباد سے آ کر ملتان میں رک گیا تھا۔ کیونکہ اس روز کہر اور غبار بہت زیادہ تھا۔جہازوں کی آمد و رفت بند ہوگئی تھی۔اس روز ایئرپورٹ پر ہم بار بار ملے۔انہوں نے اپنی نئی غزلوں کے شعر سنائے اور ازراہِ کرم ان اشعار کو نوٹ بک میں لکھ دیا جو بطور تبرک لندن میں میرے پاس محفوظ ہیں۔

نثار میں تری گلیوں کے اے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے
جو کوئی چاہنے والا طواف کو نکلے
نظر چرا کے چلے، جسم و جاں بچا کے چلے
ہے اہلِ دل کے لئے اب یہ نظم بست وکشاد
کہ سنگ و خشت مقید ہیں اور سگ آزاد
دشت میں سوختہ سامانوں پہ رات آئی ہے
غم کے سنسان بیابانوں پہ رات آئی ہے
بیت شبیر پہ ظلمت کی گھٹا چھائی ہے
درد سا درد ہے تنہائی سی تنہائی ہے

اس قدرے طویل ذکر کے بعد اب میں اس موضوع پر آتا ہوں جس کا اعلان کیا گیا ہے۔آج کے لیکچر میں بنیادی طور پر تین باتوں پر گفتگو کروں گا۔

وسعتِ کائنات اور کائنات میں کارفرما قوتیں

دورانِ گفتگو اگر میں انگریزی زبان استعمال کرنے لگوں تو امید ہے آپ درگزر کریں گے۔جواز میں کچھ تصرف کے ساتھ حفیظ جالندھری کا ایک شعر پیش ہے۔

زبانِ انگلشہ کی ہم زبانی ہو نہیں سکتی
ابھی اردو میں پیدا وہ روانی ہو نہیں سکتی

پاکستان میں سائنسی تعلیم وتحقیق کی حالت زار اور اسے بہتر بنانے کی صورت اور اس سلسلہ میں ایک کڑی حلقہ ارباب سائنس کی تحریک کا آغاز، میں چاہتا ہوں کہ حلقہ ارباب سائنس کی تحریک چلے اور فروغ پائے۔

وسعتِ کائنات

چاند سورج ستارے اور فلک ابتدا ہی سے انسان کے غوروفکر کے محور رہے ہیں۔اس غوروفکر کی تاریخ کم سے کم اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ قدیم مصریوں کی تاریخ۔ فلک کو سمجھنے کی ابتدائی کوششیں My thological افسانوی نوعیت کی ہیں۔جن میں فلکی اجرام کو مختلف قسم کی دیوی دیوتاوں سے تعبیر کیا گیا ہے ان کوششوں کے بارے میں آج ہم جو چاہے کہیں اتنا ضرور ہے کہ ان میں کائنات میں ایک ترتیب اور ربط کی تلاش کا عنصر موجود ہے۔

ان My thological افسانوی تصورات کے بعد بطلیموس کے تصور کائنات کا دور آتا ہے جس کے مطابق زمین ساری کائنات کا مرکز ہے۔ اور اجرام فلکی جیسے چاند، سورج، ستارے اور دیگر سیارگان زمین کے گرد گردش کر رہے ہیں اس تصور کو صدیوں تک مقبولیت حاصل رہی۔ اسے سب سے پہلے سنجیدہ طور پر Giardano Bruno نے چیلنج کیا اس نے زمین کی مرکزی حیثیت سے انکار کیا اور ایک لامتناہی کائنات کے تصور کو اپنایا۔ اپنے ان خیالات کی پاداش میں غریب برونو کو کٹر کیتھولک مذہب پرستوں نے مرتد قرار دے کر نذر آتش کر دیا۔ برونو کے خیالات کی اتنی شدید مخالفت کی ایک وجہ یہ تھی کہ اس سے انسان کی جائے سکونت یعنی زمین کی مرکزی حیثیت ختم ہو رہی تھی۔

یہاں یہ ذکر بھی بے محل نہ ہوگا کہ قرونِ وسطیٰ کے کیتھولک مذہبی

طبقے کا کسی سائنسدان کو اس کے سائنسی نظریات کی بنا پر ایذا پہنچانے کا یہ تنہا واقعہ نہ تھا۔اٹلی میں جب Gallileo نے فلکیات کے مسائل کو اس طرح درجہ بند کیا کہ انہیں مسائل کا جواب جو واقعۃً فزکس سے تعلق رکھتے ہوں تجزیہ کے ذریعہ حاصل کیا جائے، تو وہ بھی زیرِعتاب آیا جس کے نتیجے کے طور پر اٹلی میں سائنس کی ترقی کم سے کم اٹھارویں صدی کے آخر تک رک گئی۔لیکن اب اس واقعہ کے تقریباً تین سو سال بعد نظریاتی اختلاف کے مسئلہ پر کیتھولک طبقے کی طرف سے رواداری کا اظہار ہو رہا ہے، His Highness Pope John Paul II نے ویٹیکن میں 9 مئی 1983ء کو منعقد ہونے والی ایک خصوصی تقریب میں یہ اعلان کیا۔

"گیلیلیو اور اس کے بعد کے واقعات سے چرچ نے سبق لیا ہے۔... چرچ خود تجربے اور غور و فکر سے سیکھتا ہے اور وہ اب تحقیق کی آزادی کے مفہوم کو بہتر طور پر سمجھنے لگا ہے۔ ... یہ تحقیق ہی ہے جس سے صحیح آگاہی آتی ہے۔اس لئے چرچ اب اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ سائنس اور ایمان میں کوئی حقیقی تضاد نہیں۔"

مخالفت کے باوجود رفتہ رفتہ زمین کی مرکزی حیثیت کا تصور ختم ہو گیا ہے۔شاید یہ کہنا زیادہ صحیح نہیں ہے کیونکہ آج بھی بعض مذہبی حلقوں میں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ زمین ساکن ہے۔مثال کے طور پر مدینہ یونیورسٹی کے صدر جناب عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے اپنی حال میں شائع ہونے والی کتاب "علی سکون الارض لجریان والشمس والقمر" میں زمین کو ساکن اور چاند سورج کو اس کے گرد گردش کرنے کے نظریہ کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔گو خدا کا شکر ہے کہ انہوں نے اپنے نہ ماننے والوں کو کافر قرار نہیں دیا۔

اب میں کائنات کے بارہ میں موجود تصورات کو مختصراً پیش کروں گا۔

ہمارا نظام شمسی جس کے مرکز پر سورج ہے،رات میں آسمان پر نظر آنے والی کہکشاں کا ایک حقیر جزو ہے۔اس کہکشاں میں ہمارے سورج جیسے تقریباً ایک ارب ستارے ہیں۔کائنات میں ہماری کہکشاں جیسی تقریباً ایک ارب کہکشائیں ہیں۔ہماری کہکشاں کی پڑوسی کہکشاں تقریباً ڈیڑھ ملین نوری سال دوری پر ہے۔ (ایک نوری سال = 10^{13} km)

کائنات کی ابتدا کے بارہ میں Astronomers کا خیال ہے کہ اس کی ابتدا ایک عظیم دھماکے (Big Bang) سے ہوئی جو آج سے تقریباً 15۔20 بلین نوری سال پہلے ہوا تھا۔اس عظیم دھماکے کے تحت کائنات نے پھیلنا شروع کیا جس سے وہ ٹھنڈی ہونے لگی۔ Big Bang سے کائنات کی موجودہ صورت حال کیسے پیدا ہوئی اسے سمجھنے کے لئے کائنات میں کارفرما قوتوں کا سمجھنا ضروری ہے۔

ابتدا ہی سے انسان اس کوشش میں سرگرداں رہا ہے کہ وہ طبیعاتی عوامل کی توجیہ چند سادہ تصورات اور اصولوں سے کرے۔اس کوشش میں سلطان محمود غزنوی کے دور کے مسلمان سائنسدان البیرونی کا کام واضح طور پر پہلے سامنے آتا ہے۔البیرونی اور اس کے بعد گیلیلیو نے یہ اصول پیش کیا کہ طبیعات کے جو قوانین کرہ ارض پر کارفرما ہیں وہی کائنات کے ہر گوشے میں ہیں۔آج یہی اصول ساری سائنس کی بنیاد ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو سائنس کا وجود ہی نہ ہوتا۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا (سورۃ الاحزاب 63:33)۔البیرونی اور گیلیلیو کے کام کو آگے بڑھاتے ہوئے نیوٹن نے ریاضی کی مدد سے یہ دکھایا کہ جس قوت کے تحت مادی اجسام زمین کی طرف گرتے ہیں وہ بعینہ وہی ہے جس کے تحت سیارے سورج کے گرد گردش کرتے ہیں۔یہی قوت کشش ثقل ہے۔

کشش ثقل کے بعد دوسری قوت کا انکشاف ہوا یہ الیکٹرو میگنیٹک (Electromagnetic) قوت ہے۔یہ قوت دو الگ الگ شکلوں میں سامنے آئی۔ایک مقناطیسی قوت اور دوسری برقی قوت۔1830ء میں فیراڈے Faraday اور Ampere کے تجربات اور بعد میں 1870ء میں Maxwell کی نظریاتی تحقیقات سے یہ ثابت ہوا کہ مقناطیسی اور برقی قوانین دراصل ایک ہی قوت کے دو مختلف پہلو ہیں۔نیوٹن کے بعد دو بظاہر مختلف نظر آنے والی قوتوں کی وحدت کے نمایاں کرنے کا یہ دوسرا کارنامہ ہے یہ الیکٹرومیگنیٹک (برقی مقناطیسی) فورس ہی ہے جس کی بدولت ایٹم میں منفی چارج کا الیکٹران مثبت چارج کے نیوکلس سے بندھا ہے۔ہماری روزمرہ کی زندگی میں استعمال ہونے والی بیشتر اشیا جیسے بجلی ریڈیو،ٹیلیویژن وغیرہ وغیرہ الیکٹرومیگنیٹک قوت کا ہی کرشمہ ہیں۔اس صدی کے شروع میں کوانٹم میکنکس کی مدد سے یہ بھی منکشف ہوا کہ کیمیکل فورس،جس کا تعلق کرہ ارض پر زندگی سے ہے، الیکٹرومیگنیٹک فورس کی ایک مخصوص شکل کا نام ہے۔گریوٹی اور الیکٹرومیگنیٹک قوتوں کے علاوہ دو قوتیں اور ہیں جن کا تعلق ایٹم کے نیوکلس سے ہے۔جیسا کہ آپ کو علم ہے ہر ایٹم میں ایک نیوکلس ہوتا ہے جس میں ایٹم کا تقریباً سارا مادہ Mass مرکوز ہوتا ہے۔نیوکلس میں دو قسم کے ذرات پائے جاتے ہیں۔ایک نیوٹران اور دوسرا پروٹران جس قوت کے زیر اثر یہ بندھے رہتے ہیں اسے Strong Nuclear Force کہتے ہیں۔یہ کائنات میں کارفرما بنیادی قوتوں کی تیسری قسم ہے۔اور ہمارے روزمرہ کے مشاہدات سے پرے نیوکلیر فورس کی ایک قسم اور ہوتی ہے۔چونکہ یہ کافی کمزور ہوتی ہے اس لئے اسے Weak Nuclear Force کہتے ہیں۔

اس صدی کے شروع میں آئن سٹائن نے چار Dimensional زمان و مکان کا انقلابی تصور پیش کیا اور یہ دکھایا کہ Time یعنی زمان اور Space یعنی مکان الگ الگ حیثیت نہیں رکھتے۔بلکہ وہ ایک سلسلہ میں مربوط ہیں۔اس تصور کو مزید وسعت دیتے ہوئے انہوں نے یہ واضح کیا کہ گریوٹی دراصل مادی اجسام کے گرد اسپیس ٹائم کے Curvature (خمیدگی) کا مظہر ہے کچھ ایسی ہی Geometrical توجیہ وہ الیکٹرومیگنیٹک فورس کی بھی کرنا چاہتے تھے۔اور اس کو بڑھاتے ہوئے وہ یہ دکھانا چاہتے تھے کہ کائنات میں پائی جانے والی قوتوں میں ایک قسم کی وحدت ہے مگر اپنی عمر کا بیشتر حصہ (35 سال) اس فکر میں غلطاں رہنے کے باوجود وہ اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سکے۔

اس پس منظر میں ہماری تحقیق کا لب لباب یہ ہے کہ الیکٹرومیگنیٹک اور ویک نیوکلیر قوتیں دراصل ایک ہی قوت کے دو مختلف پہلو ہیں اس قوت کو میں نے الیکٹرو ویک فورس کا نام دیا ہے۔اس انکشاف کی نوعیت وہی ہے جو فیراڈے اور میکسویل کے ذریعہ الیکٹرک اور میگنیٹک قوتوں کی وحدت کے انکشاف میں تھی۔ اس مہم میں شریک دو اور سائنسدانوں Weinberg اور Glashaw نے یہی انکشاف اپنے طور پر کیا۔

ہماری تحقیق کی چند پیشن گوئیاں تھیں جو بعد میں کئے گئے تجربات پر پوری اتریں۔مثلاً ہم نے یہ پیشگوئی کی تھی تین ایسے ذرات دریافت ہونے چاہئیں جن کی وجہ سے الیکٹرو ویک فورس وقوع پذیر ہوتا ہے۔سرن CERN میں کیے گئے تجربات سے اس پیشن گوئی کی تصدیق ہوئی اور ان ذروں کی دریافت پر تجرباتی ٹیم کے سربراہوں Van Der Meer اور Carlo Rubia کو اس پر نوبل انعام سے نوازا گیا۔ہم تینوں وائنبرگ،گلیشو اور مجھے خصوصی دعوت دی گئی کہ ہم اس تقریب میں شامل ہوں۔

الیکٹرو ویک نظریے کی کامیاب کوشش کے بعد ہمارے سامنے دوسرا مرحلہ grand unification یعنی الیکٹرو ویک فورس اور سٹرانگ نیوکلیر فورس کی وحدت کا تھا۔اس وحدت کی بدولت میں

نے Dr. Pati کی شمولیت میں ایک نظریہ پیش کیا۔ اس نظریہ کی ایک اہم پیشن گوئی یہ ہے کہ پروٹان جسے غیر زوال پذیر مانا جاتا ہے اور جس کی زندگی لامتناہی تصور کی جاتی ہے۔ حقیقتاً زوال پذیر ہے اور اس کا عرصہ حیات باوجودیکہ کافی لمبا (10^{32} ملین نوری سال) ہے۔ پھر بھی محدود ہے۔ اس پیشن گوئی کی تصدیق کے سلسلہ میں اب تک کئی تجربات ہو چکے ہیں لیکن ابھی یہ پیشن گوئی تجربات کی کسوٹی پر پوری نہیں اتری۔

مختلف قوتوں میں وحدت کی تلاش کے سلسلہ کا آخری مرحلہ الیکٹرو ویک، اسٹرانگ نیوکلیر اور گریوٹی کی قوتوں میں وحدت نمایاں کرنے کا تھا۔ یہ مرحلہ نظریاتی طور پر اسٹرانگ تھیوری کے ڈھانچے میں ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اسٹرانگ تھیوری کی بنیادی بات یہ ہے کہ اگر بنیادی ذرات جنہیں ایک نقطہ متصور کیا جاتا رہا ہے۔ ایک محدود اسٹرانگ ہیں جن کی لمبائی نہایت ہی مختصر یعنی ایک سنٹی میٹر کے کئی کروڑویں حصہ 10^{-33} cm سے بھی کم ہے۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ کائنات کی قوتوں کو ایک لڑی میں پرودینے کا وہ خواب جسے آئن سٹائن نے دیکھا تھا اور جس کے لئے وہ مدتوں سرگرداں رہے تھے وہ پورا ہوتا نظر آ رہا ہے۔

انتھروپک پرنسپل Anthropic Principal

کائنات اور کائنات میں کارفرما قوتوں کے بارہ میں اب تک جو علم انسان حاصل کر سکا ہے اس سے ذہن میں یہ سوال اٹھنا فطری ہے کہ آخر یہ سب کیا ہے اور کیوں ہے؟ یہ عظیم دھماکہ، یہ وسعت کائنات اور کائنات کا وسیع تر ہوتے جانا، یہ چار قسم کی قوتوں کا ہونا اور پھر ان کا ایک ہی کا مختلف پہلو ہونا، یہ

دگرگوں ہے جہاں تاروں کی گردش تیز ہے ساقی
دل ہر ذرہ میں غوغائے رستا خیز ہے ساقی

کیوں؟ آخر ان سب عوامل کے پسِ پشت کون سا مقصد کارفرما ہے اس سوال کا جواب پا لینے کی ایک کوشش اینتھروپک اصول ہے۔

سادہ الفاظ میں اس کو یوں بیان کیا جاسکتا ہے۔

”ایک کائنات کی عمر چند بلین سالوں سے زیادہ ہونی چاہئے تاکہ اس میں ذہین مخلوق آباد ہو سکے۔“

دوسرے الفاظ میں ہماری کائنات کا ایک عظیم دھماکہ سے شروع ہونا۔ پھیلتے جانا، قوتوں کا مختلف شکل اختیار کرنا، مادے کا بننا، کہکشاؤں اور ستاروں کا وجود میں آنا، ستاروں کا پھٹنا اور پھر ایک ستارے کے باقیات سے ایک ایسے سیارے کا وجود میں آنا جس پر مناسب فضا اور سمندر ہو۔ چونکہ ان کے لئے چند بلین سالوں سے زیادہ کا عرصہ درکار ہے اس لئے یہ سب کچھ ہمارے لئے تھا۔

اب میں ان باتوں کی وضاحت میں چند اتفاقات کو بیان کروں گا جو اس کائنات میں ایک ذہین مخلوق کے موجب بنے۔

اگر نیوکلیر اور الیکٹرومیگنیٹک قوتوں کی Strength کے Ratio کی جو قیمت اس کائنات میں ہے اس میں ذرا سا فرق آ جائے تو اس کائنات کی ہسٹری پر بڑا ڈرامائی اثر پڑتا۔ مثلاً اگر یہ Ratio ذرا سا بڑھ جاتا تو دو پروٹان آپس میں مل کر ڈائی پروٹان بنتے اور دو (L. Nuclei) مل کر Be کا پائیدار نیوکلس بناتے جو اس Ratio کی موجودہ قیمت کے تحت نہیں ہوتا اس کا اثر یہ ہوتا کہ عظیم دھماکے کے بعد والی نیوکلیو سنتھیسیس Big Bang Nuclear synthesis کا عمل کافی تیز ہو جاتا اور سارے نیوکلیان ہی اور دوسرے نیوکلیائی کے بنانے میں صرف ہو جاتے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا کہ ہائیڈروجن نہ بن پاتی۔ ہائیڈروجن نہ ہونے کا مطلب پانی کا نہ ہونا۔ جس کا مطلب Primeveal Ocean کا نہ ہونا۔ جس کے بغیر Cellular life کا وجود ممکن نہیں۔ اس طرح ساری بائیوکیمسٹری اور بائیولوجی جو زندگی کی ذمہ دار ہیں نہ ہوتیں۔

دوسرا اتفاق یہ ہے کہ اسٹارس اسی صورت میں بن سکتے ہیں جب خلا ہوتا ہے تاکہ اسٹار کے بنتے وقت نکلنے والی زائد گرمی اور روشنی اس میں dump ہو۔ اگر کائنات نہ پھیلتی رہتی تو اسٹار بننے کے لئے یہ خلا میسر نہ ہوتا۔

درج بالا اتفاقات کاسمک اتفاقات ہیں۔ لوکل اتفاقات کا ذکر پہلے آ چکا ہے کہ کس طرح گریویٹیشنل انرجی کے اخراج سے الیکٹرومیگنیٹک اور نیوکلیر قوتیں پھر کارفرما ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ جس سے ساری نکلیائی بنتے ہیں اور اسٹار اس بوجھ کو سپرنووا دھماکے کے ذریعہ خلا میں پھینک دیتا ہے۔ جن سے ایٹم مالیکیول اور سیارے بنتے ہیں۔ اور پھر بعض سیاروں میں لائف وجود میں آتی ہے۔ ہیں نا یہ سب انسان کو وادیٔ تحیر میں گم کر دینے والی باتیں کہ کس طرح اس کا وجود اس عظیم دھماکے سے جڑا ہوا ہے جو آج سے تقریباً پندرہ بلین نوری سالوں پہلے ہوا تھا۔

غزل

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب لندن

وہ نام پیار سے جس کا پکار دیتے ہیں
پھر اس کے دونوں جہاں وہ سنوار دیتے ہیں

خدا کی حمد، درودِ محمدؐ عربی
سکونِ قلب و نظر کو قرار دیتے ہیں

وہ ان کی باتیں ہنسی اور ان کی یاد کے پھول
خزاں کے دور میں رنگِ بہار دیتے ہیں

بس ایک نظر تبسم ہی ڈال کر اپنی
ہم مے کشوں کو وہ لطفِ خمار دیتے ہیں

العصر جس کی قسم خود خدا نے ہے کھائی
اب اس کے صاف دکھائی آثار دیتے ہیں

رہے نہ خوف کوئی اس کو بد بلاؤں کا
جسے وہ حفظ کا اپنی حصار دیتے ہیں

کبھی چراغ کی پڑنے لگے جو لو مدھم
ہم اپنے تازہ لہو سے ابھار دیتے ہیں

پھر اس کا کوئی بھی حصہ ہمیں قبول نہ ہو
جو چیز ہم کبھی صدقہ میں وار دیتے ہیں

ہماری جیت جو ان کو اگر پسند نہ ہو
ہم ایسی جیت کر بازی پھر ہار دیتے ہیں

ہم ایسے بوجھ کو رکھتے نہیں جو بوجھ بنے
اسے تو سر سے ہم جلدی اتار دیتے ہیں

ظفرؔ انہیں ہی ملیں قرب کے بلند مقام
انا کا سانپ کچل کر جو مار دیتے ہیں

جلسہ سالانہ کے متعلق بعض ضروری ہدایات

مکرم رضوان مسعود میاں صاحب۔ افسر جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا بیالیسواں جلسہ سالانہ انشاء اللہ العزیز چھ، سات، آٹھ جولائی 2018ء کو انٹر نیشنل سینٹر مسسی ساگا میں منعقد ہو رہا ہے۔ جلسہ سالانہ کے یہ ایام غیر معمولی برکتوں اور رحمتوں کے ایام ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان برکتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلسہ سالانہ کی اہمیت کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں۔ اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔''

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394)

1۔ اس جلسہ کو دنیاوی میلہ نہ سمجھیں بلکہ یہ روحانیت میں آگے قدم بڑھانے کا ایک زریں موقع ہے۔ اس لئے جلسہ میں شمولیت کے لئے مکمل روحانی تیاری کریں اور اس کے کامیاب انعقاد اور روحانی مقاصد کے حصول کے لئے دعاؤں پر خصوصی زور دیں۔

2۔ دورانِ جلسہ درود شریف اور تسبیح و تحمید کرتے رہیں، مکمل خاموشی کا مظاہرہ کریں اور تمام تقاریر اور پروگرام دل جمعی و دھیان سے سنیں۔

3۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ دعا جو وہ خود بھی مجلس میں پڑھا کرتے تھے۔ آپ بھی جلسہ کے دوران پڑھتے رہیں۔

سبحانک اللھم و بحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک و اتوب الیک۔

4۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ارشاد کے مطابق ایک دوسرے کو سلام کریں۔ اور اس طرح جلسہ سالانہ کی فضا اور ماحول سلامتی سے معمور ہو جائے۔

5۔ پردہ ہر احمدی عورت کی پہچان اور شان ہے اس لئے تمام بہنیں اور بچیاں دورانِ جلسہ پردے کو اس کی اصل اسلامی روح کے ساتھ قائم کریں اور اپنے لباس کی طرف بھی خاص توجہ دیں کہ اس میں کسی قسم کی بے پردگی کا شائبہ نہ ہو بلکہ حیا اور شرم کا پہلو غالب رہے۔

6۔ نماز جمعہ کے وقت دورانِ خطبہ بولنا بالکل منع ہے اگر کسی کو چپ بھی کروانا ہو تو اشارے سے منع کریں۔

7۔ دورانِ نماز صفیں سیدھی اور درست رکھیں اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوں۔ چادروں کو ہمیشہ صاف رکھیں کیونکہ یہ نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔

8۔ جلسہ گاہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ ٹولیوں کی صورت میں بیٹھنے کی بجائے صفوں میں وقار کے ساتھ بیٹھیں اور غیر ضروری باتوں سے گریز کریں، بلاوجہ جلسہ گاہ سے باہر جانے اور گھومنے پھرنے سے بھی احتیاط کریں۔

9۔ واش روم جاتے وقت قطاریں بنائیں، بزرگوں کو ترجیح دیں اور صبر اور وقار کا مظاہرہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ:

''زبان کی نرمی بہت ضروری ہے۔ ... پیار اور محبت سے ایک دوسرے سے اِن دنوں میں پیش آئیں بلکہ ہمیشہ پیش آئیں، اور خاص طور پر دعاؤں میں یہ دن گزاریں۔''

نیز فرمایا:

''فضول گفتگو سے اجتناب کریں، آپس کی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔ سخت اور تلخ گفتگو سے پرہیز کرنا چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جولائی 2004ء)

انتظامی امور

1۔ AIMS کا شناختی کارڈ کے بغیر جلسہ گاہ میں داخلہ ممنوع ہوگا۔ اس لئے اپنے ID کارڈ اپنے ساتھ ضرور لائیں۔

2۔ سات سال سے کم عمر کے بچوں کے ساتھ جلسہ گاہ میں بیٹھنے کی بجائے بچوں والے ہال میں بیٹھیں۔

3۔ اپنے بچوں کی خاص حفاظت کریں اور ان کے گلے میں ضروری معلومات مثلاً بچے کا نام، ولدیت اور فون نمبر لکھ کر لٹکائیں اور جلسہ گاہ میں انہیں اپنے ساتھ بٹھائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

''حفاظتی طور پر بھی خاص نگرانی کا خیال رکھنا چاہئے، اپنے ماحول پر گہری نظر رکھیں۔ یہ ہر ایک کا فرض ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جولائی 2004ء)

اس لئے کوئی مشتبہ چیز یا امر دیکھیں تو ڈیوٹی پر موجود افراد کو اطلاع دیں۔

5۔ کارکنان کی جانب سے ملنے والی ہدایات پر عمل کریں، ان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں کیونکہ اطاعت میں ہی ہر سعادت اور برکت مضمر ہے۔

6۔ بغیر اجازت کے جلسہ گاہ میں ہر قسم کی خرید و فروخت منع ہے۔

7۔ جلسہ کی کاروائی کے دوران تمام سٹالز بند رہیں گے۔

8۔ جلسہ کی کاروائی کے دوران اپنے سیل فون بند رکھیں۔

صفائی

1۔ جلسہ گاہ میں ہر جگہ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ اپنے ساتھ لفافے یا بیگ رکھیں تاکہ استعمال شدہ اشیاء ان میں رکھ سکیں۔ کوڑا کرکٹ قریبی موجود ڈسٹ بن میں ڈالیں۔ اور اپنے بیٹھنے کی جگہ کو صاف رکھیں۔

(باقی صفحہ 24)

کلامِ محمودؓ کی علمی و ادبی خوبیاں

مکرم محمد کاشف خالد صاحب، مربی سلسلہ قادیان

مضمون ہٰذا مکرم اختر گوبند پوری کے اس مقالہ سے اخذ کیا گیا ہے جسے انہوں نے بزمِ فروغِ اردو لاہور میں بغرض تنقید و تبصرہ پیش فرمایا تھا۔ اس مقالہ کو مکرم سید محمد سعید سلیم صاحب دار التجلید، اردو بازار لاہور نے زیرِ عنوان ''محاسنِ کلام'' کلام محمودؓ میں شائع کیا ہے۔

اختر گوبند پوری کا تعلق شری ہر گوبند پور، تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور سے تھا۔ ادبی حلقوں میں ان کی کافی شہرت تھی۔ تقسیم ہند کے بعد آپ لاہور منتقل ہو گئے تھے۔

(ادارہ)

'علوم ظاہری و باطنی سے پُر' حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاں قرآنی و دینی علوم سے وافر مقدار میں حصہ پایا وہیں آپؓ نے اردو ادب کے لئے بھی گراں قدر خدمات بجا لائیں۔ دینی علوم کے علاوہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ادبی مقام بھی بہت بلند ہے۔

آپؓ کو بچپن ہی سے اردو زبان سے لگاؤ تھا۔ چھوٹی عمر سے ہی اردو میں مضامین لکھنا شروع کر دیا تھا۔ آپ نے نثر کے ساتھ ساتھ نظم کو بھی دنیا تک پیغامِ حق پہنچانے کا ایک ذریعہ بنایا۔ حضورؓ کی عظیم شخصیت نے شعر و سخن کے وقار میں بہت بڑا اضافہ کیا ہے۔

ایک قاری جب کلام محمودؓ کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے لئے سب سے بڑی دلکشی ان اسرار و رموز حیات اور شمع نور و ہدایت میں ہوتی ہے جو کلام محمودؓ کے مطالب کے اہم اجزا ہیں۔ آپؓ کا کلام ملاحت اور شیرینی کی محدود چار دیواری تک محدود نہ تھا تاہم ہم جب کلام محمودؓ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں بعض مقامات پر تشبیہ و استعارات کی ندرت اور زبان و بیان کی لطافت اس قرینے سے ملتی ہے کہ چونک جاتے ہیں۔ درد و دوران کے قلب پر جو اثرات ہو سکتے ہیں ان کا بیان اس سے بہتر کیا ہو سکتا تھا۔

ایک دل شیشہ کی مانند ہوا کرتا ہے
ٹھیس لگ جائے ذرا سی تو صدا کرتا ہے

اردو شاعری میں کلام محمودؓ کا مقام

ادب میں مقصد پرستی جرم ہے۔ دولت کا مقصد، شہرت کا مقصد، عہدہ کا مقصد۔ لیکن ہمیں مقاصد کا تجزیہ کرنے پر پتہ چلے گا کہ کون سے مقاصد کی پرستش انسان کو مجرم بنا دیتی ہے اور کون سے مقاصد کی علمبرداری انسان کو مصلحیت اور مجددیت کی شہ نشینوں پر لا بٹھاتی ہے۔ وہ مقاصد جو انسانیت کی فلاح سے متعلق ہیں۔ انسانی برادری میں بلند اخلاق پیدا کرنے کا مقصد، خدا اور اس کے رسول کے احکامات کی تبلیغ کا مقصد۔ کیا ان مقاصد کی پرستش بھی ادب میں ناجائز ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ اعلیٰ و ارفع مقاصد ادب کو اعلیٰ و ارفع بنا دیتے ہیں۔

وہ اعلیٰ و ارفع مقاصد کیا ہیں؟ یہ وہ مقاصد ہیں جن کی پرستش عرب میں حسان بن ثابتؓ شاعر رسول اللہ ﷺ، ایران میں رومی اور ہمارے ملک میں محسن کاکوروی وغیرہ نے کی۔ انہوں نے لوگوں کے سامنے اسلام کے نظریۂ حیات اور اخلاقیات کے اعلیٰ معیار کی تبلیغ کی۔ کلمۃ الحق اور نشر اسوۂ حسنہ کے مقاصد کی تکمیل کی۔ یہی وہ مقاصد ہیں جن کی محبت و اشاعت کا بیڑا ذوی الاحترام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھایا۔ اسی اُصولِ محبت نے انہیں انسانیت کے بلند سے بلند درجے تک پہنچایا ہے۔

ادبی خوبیوں کے چند نمونے

ادب کی جامع و مانع تعریف کبھی بھی نہیں ہو سکی۔ کیونکہ تاریخ کی طرح ادب کی تحصیل علمی نامکمل ہے۔ ادب زندگی کا عکاس ہوتا ہے کیونکہ وہ انسانوں کی تخلیق ہوتی ہے۔ دورِ حاضر کے ایک ادیب کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ وہ زندگی کی بدلتی ہوئی صالح اقدار کا ایمانداری اور غیر جانبداری سے ساتھ دے۔ وہاں ان عالمی سچائیوں Universal Truth کو بھی نظر انداز نہ کرے جو سالہا سال سے انسان کے لئے مفید ثابت ہوئیں اور جنہوں نے معاشرتی نظام کو سنبھالا ہے۔

بقول اقبال

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

عمل زندگی کا آئینہ ہوتا ہے۔ قوموں کی ترقی اور خوشحالی کا راز اس میں پوشیدہ ہے۔ جس قوم نے عمل کیا اس نے اپنے مقاصد کو پالیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
جا لپٹ جا لہر سے دریا کی کچھ پروا نہ کر

انسان کو مقاصدِ حیات حاصل کرنے کے لئے عمل کی ضرورت ہے۔ جو آدمی عمل کرتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں خلوص شامل ہو۔ اور اگر اس جدوجہد میں کام آ جاتا ہے تو بھی ایک دائمی اور لافانی حیات پاتا ہے۔

محبت ایک عالمگیر جذبہ ہے۔ اس پر مختلف آرا ہماری نظر سے گزری ہیں لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس خوش اسلوبی اور بلند نظری سے محبت کا تجزیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ہے محبت ایک پاکیزہ امانت اے عزیز
عشق کی عزت ہے واجب عشق سے کھیلا نہ کر

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

ان کو اظہارِ محبت سے ہے نفرت محمودؔ
آہ میری یونہی بدنام ہوئی جاتی ہے

مختلف شعراء نے اس موضوع پر اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ محبت چھپائے نہیں چھپتی۔ جس طرح کہ مشک کی خوشبو چھپائی اور دبائی نہیں جا سکتی۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سلسلہ میں ہماری روزمرہ کی زندگی سے قریب تر واقعہ کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

آگ ہوگی تو دھواں اس سے اٹھے گا محمودؔ
غیر ممکن ہے کہ جو عشق یہ اعلان نہ ہو

یہ وہ حقائق ہیں جو کسی دور میں تبدیل ہوئے نہ ہوں گے۔ زیر غور کلام میں ہمیں جابجا ایسے حقائق ملتے ہیں جو نہ تبدیل ہونے والے ہیں اور نہ ختم ہونے والے۔ ادب پر گہری نظر ڈالنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ لٹریچر کے مندرجہ ذیل لوازمات ہیں۔

(1) خلوصِ جذبات
(2) شدتِ احساس
(3) عام فہم
(4) خیالات کا غیر تصنع پن
(5) مثبت اور منفی اقدار کی موجودگی
(6) معاشرے کی عکاسی

کسی ادیب یا شاعر کی ذہنی کاوش کو پرکھنے کے لئے مندرجہ بالا اصولوں کا ایک معیار بنانا پڑے گا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام کا مطالعہ کرنے سے ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ اس معیار پر مکمل طور پر پورا اترتا ہے۔ میں اس دعویٰ کے ثبوت میں چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

وفا تجھ سے میری شہرت نہیں برعکس ہے قصہ
تیری ہستی تو مجھ سے ہے نہ میں ہوتا نہ تو ہوتی

یہ شعر عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ بے پناہ شدت جذبات واحساس رکھتا ہے۔ خیالات تصنع سے پاک ہیں۔ مثبت اور منفی اقدار برابر ساتھ دے رہی ہیں۔ مصرعہ اوّل میں ایک بات کہہ کر مصرعہ ثانی میں اسی کا دوسرا رخ بیان کرنے کا اسلوب قابلِ ستائش ہے۔

وصل کا لطف تبھی ہے کہ رہیں ہوش بجا
دل بھی قبضہ میں رہے پہلو میں دلدار بھی ہو

مولانا حسرت موہانی، اردو غزل جن کی مرہونِ منت ہے فرماتے ہیں۔

ہوش وحواس کچھ نہیں اتنے ہیں ہوشیار ہم

محبوب کی موجودگی شاعر کو بے ہوش وحواس بنادیتی ہے اور وہ کہہ اٹھتا ہے کہ اسے ہوش نہیں۔ کیونکہ وہ تابِ نظارہ نہیں رکھتا۔ میں یہاں ادب سے تعلق رکھنے والے حضرات سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مفہوم جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شعر میں ہے، کیا اس سے پیشتر کسی شاعر نے بیان کیا ہے؟ وصل کا حقیقی لطف اسی میں ہے کہ پہلو میں دل رہے اور جذبات کی شدت اس پر غالب نہ آنے پائے اور انسان ہوش وحواس بھی کھونے نہ پائے۔ جناب بیدم وارثی ایک صوفی شاعر گزرے ہیں۔ ان کا ایک بہت مشہور شعر ہے۔

آج زنجیر کے رونے کی صدا آتی ہے
کوئی زندانِ محبت سے رہا ہوتا ہے

حالانکہ زندانِ محبت سے رہائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور ملاحظہ کیجئے کہ یہ ایک صوفی شاعر فرمارہے ہیں۔ جن کا عشق خدا تعالیٰ سے ہے۔ کسی حد تک رئیس المتغزلین جگر مراد آبادی اس مسئلے میں کامیاب نظر آرہے ہیں، کہتے ہیں۔

رہائی ہو نہیں سکتی کبھی قید تعلق سے
جو اک زنجیر ٹوٹی دوسری زنجیر دیکھیں گے

اس شعر میں جذبات اور احساسات تو موجود ہیں لیکن اس کے علاوہ بہت تشنگی رہ گئی ہے۔ جس کو سلطان البیان حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ پورا فرماتے ہیں۔

مجھے قید محبت لاکھ آزادی سے بہتر ہے
کچھ ایسا کر کہ پابندِ سلاسل ہی رہوں ساقی

یہاں ساقی سے مراد ساقیٔ ازل ہے اور یہی محبت کی معراج یہاں تک مجبور کرتی ہے کہ حضورؓ فرماتے ہیں۔

نہ مے رہے نہ رہے خم نہ یہ سبو باقی
بس ایک دل میں رہے تیری آرزو باقی
شکایتیں ہیں ہزاروں بھری پڑی دل میں
رہی بھی ایک نہ پر ان کے روبرو باقی

محبت کی یہ اعلیٰ اور ارفع اقدار آخر یہ رنگ لاتی ہیں۔

شکرِ خدا گزر گئی ہے ناز و نیاز میں ہی عمر
مجھ کو بھی ان سے عشق تھا ان کو بھی مجھ سے پیار تھا

دنیائے آب وگل کے متعلق مختلف آراء ہمارے سامنے آتی ہیں۔ جرمنی کا مشہور فلاسفر ہینس فلی ہینگر Hence Filli Hanger کہتا ہے کہ دنیائے رنگ وبو ایک دھوکا ہے۔ کوئی فلاسفر دنیا کو ایک مایا جال کہتا ہے۔ لیکن حقائق اس کے برعکس ہیں۔ دنیا نہ تو فریب خیال ہے نہ مایا جال۔ بلکہ اس دنیا کی تشریح سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

حسن فانی سے نہ دل کاش لگائے کوئی
اپنے ہاتھوں سے نہ خاک اپنی اڑائے کوئی

مادیت پرست لوگوں کے نزدیک گو اس شعر کا کوئی مقام نہیں لیکن روحانیت کے علمبردار جن سے اس کائنات کا نظام عبادت ہے، اس شعر کی اقدار کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

انسان میں اگر خود اعتمادی کا جوہر ہو تو وہ بڑی آسانی سے منفی کو مثبت میں بدل سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام میں خود اعتمادی کا جذبہ عام ملتا ہے۔ لیکن یہ جذبہ نفسیاتی اعتبار کے علاوہ روحانی اقدار کا بھی حامل ہوتا ہے۔ آپ کی شاعری میں بعض مقامات پر خود اعتمادی کا جذبہ اتنا بلند ہوتا ہے کہ حکم کا درجہ اختیار کر لیتا ہے۔ یہ شاید اس لئے کہ آپ بلحاظ مرتبہ عام انسانوں سے بلند ہیں۔

ان سے ملنا ہو اگر تو ہم سے مل
وصل کی وادیوں کے موڑ ہیں ہم

کہیں کہیں آپ کے کلام میں آپ کی خود اعتمادی ایسے استغنا کو بھی ابھارتی ہے جو منطق زبان میں خودداری کی ایک ترقی یافتہ مثال ہے۔

پھیلائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

خود اعتمادی بعض اوقات ذہن کو وہ صفات بھی عطا کرتی ہے جنہیں عرفِ عام میں بے نیازی کہا جاتا ہے۔ اس حقیقت کی عکاسی بھی ایک نہایت ہی موثر انداز میں ملاحظہ کیجئے۔

گر زندگی دینی ہے تو دے ہاتھ سے اپنے
کیا جینا ہے یہ جیتے ہیں غیروں کے سہارے

فلسفہ جہد مسلسل اور سخت محنت جو انسانیت کی روح ہے، اسے اس شعر میں بیان کیا گیا ہے۔

کامیابی کی تمنا ہے تو کر کوہ کنی
یہ پری شیشے میں اترتی ہے کہیں باتوں سے

ایک تلمیح (اشارہ) کا سہارا لے کر مقاصد کے حصول کے لئے مسلسل جدوجہد کی ایک تاریخ قلم بند کر دی ہے۔ یہاں بے عملی کی مذمت کی ہے اور اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے مناسب محنت کی حمایت ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بھی جانتے تھے کہ محنت کے میدان میں تکلیفیں بھی ضرور آئیں گی۔ دنیاوی لذات انسان کا راستہ روک لیں گی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان مصیبتوں کا بھی ذکر فرمایا اور حل بھی بتادیا۔

(باقی صفحہ 24)

تقریر اقوام متحدہ جنیوا
انہترھواں اجلاس
28-30 جون 2017ء

عالمی تحفظ پر
غیر سرکاری اداروں کا بیانیہ (Non-Govermental Organizations)

مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب، چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا

چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا محترم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نے 28۔30 جون 2017ء کو جنیوا میں United Nations High Commissioner for Refugees مہاجرین کے لئے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر کے اُنہترویں اجلاس میں کینیڈا کے Non-Governmental Organizations غیر سرکاری اداروں کی سفارتی طور پر نمائندگی کرتے ہوئے تمام ممبر ممالک کے روبرو "عالمی تحفظ" کے موضوع پر بیانیہ پڑھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ مکرم ڈاکٹر صاحب کو اِس عالمی فورم پر کینیڈا کی نمائندگی کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمدللہ۔ اس اہم خطاب کا اردو ترجمہ محمد اکرم یوسف صاحب نمائندہ خصوصی احمدیہ گزٹ کینیڈا نے کیا جو افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے۔

(ادارہ)

مسٹر چیئر، خواتین وحضرات

اِس بیانیے کا مسودہ وسیع پیمانے پر Organizations Non-Governmental غیر سرکاری اداروں کی مشاورت کے بعد تیار کیا گیا ہے اور اُن کی نمائندگی کے لئے پیش کیا جارہاہے۔ اِس کا مقصد Non-Governmental Organizations غیر سرکاری اداروں کی کمیونٹی کے مختلف خیالات کی عکاسی کرنا ہے۔

مسٹر چیئر، تحفظ کے موضوع پر گذشتہ سال کی اسٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ کے بعد سے اب تک بہت سے نشیب وفراز دیکھنے میں آئے۔ سب سے بڑی کامیابی بلاشبہ 19 اور 20 ستمبر کے مذاکرات تھے، جس میں مہاجرین کی بڑے پیمانے پر نقل وحرکت کے ردّ عمل میں عالمی یک جہتی کا مظاہرہ تھا۔ اِس کے برعکس متعدد ناکامیاں بھی سامنے آئیں:

متنازعہ سیاست، جس کے باعث مہاجرین کو قربانی کا بکرا بننا پڑا۔ پناہ طلب کرنے والوں کو دھتکارنے کے وحشتناک واقعات، پناہ طلب کرنے والوں کی نظر بندی میں اضافہ، شمالی نائیجیریا میں ان کے کیمپ میں بے خانماں افراد پر بمباری، سوڈان میں مہاجرین کے لئے اقوام متحدہ ہائی کمشنر United Nations High Commissioner for Refugees کے عملہ کا اغوا، محفوظ علاقوں کی بتدریج کمی، پناہ گاہوں اور قبولیت کے نظام میں توجہ طلب اختلافات، پناہ گاہوں میں بڑھتا ہوا جم غفیر، پناہ کی تلاش میں سرگرداں لوگوں پر جنسی حملے اور جسمانی تشدد، سمندر اور خشکی پر ہونے والی المناک اموات، بحالیات کی جگہوں کی پیشکش میں کمی کے بڑھتے ہوئے امکانات وغیرہ۔

آج کے دور میں زبردستی بے دخلی کے دائرہ عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اسٹینڈنگ کمیٹی کے ممبران کی توجہ پانچ کلیدی امور کی طرف کروانا چاہتے ہیں ہمارے خیال میں یہ عالمی تحفظ کے لئے مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔

☆ **سب سے پہلے ہم عالمی تحفظ کی مرکزی اہمیت اور مہاجرین کو زبردستی اُن کے ملک میں واپس بھیجنے کے اصول کو نہ دُوہرانے کی ایک بار پھر تائید کرتے ہیں۔**

1951ء کے ریفیوجی کنونشن کی بنیاد پر، United Nations High Commissioner for Refugees کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ دنیا بھر میں بے گھر لوگوں کے عالمی تحفظ کو یقینی بنائے۔ ابھی تک، دنیا کے بہت سے حصوں میں مہاجرین کے تحفظ کا قانوناً احترام نہیں کیا جاتا، اور یہ افسوسناک حد تک وسائل کی کمی کا شکار ہے یا دانستہ طور پر نظر انداز کیا جاتا ہے، اور کچھ صورتوں میں ایسی حکمت عملیوں اور کاروائیوں سے اِسے مسلسل کمزور کیا جاتا ہے جو انسانی ردّ عمل کے کم ترین معیار تک بھی نہیں ہوتیں۔

Non-Governmental Organizations غیر سرکاری ادارے جنوبی سوڈان کے ظالمانہ فوجی ہتھکنڈوں سے بھی پریشان ہیں۔ ایک وسیع تعداد میں تارکین وطن کو یوگنڈا دھکیلا گیا ہے کیونکہ سوڈان کی فوج سویلین آبادی کے خلاف بے دھڑک مظالم ڈھاتی ہے۔ اگرچہ یوگنڈا کی حکومت نے مہاجرین کو قبول کرنے کے لئے زبردست آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ لیکن Non-Governmental Organizations غیر سرکاری اداروں اور حکومتی وسائل پر اِس حد تک دباؤ ڈالا جارہا ہے کہ مؤثر انداز میں تحفظ کو خطرہ لاحق ہے۔

Non-Governmental Organizations غیر سرکاری ادارے پاکستان سے پاکستانی احمدیوں اور عیسائیوں کے انخلاء کے بارہ میں بھی فکر مند ہیں، کیونکہ وہاں اقلیتوں کو بے حُرمتی کے قومی قوانین، مسلسل ستم آرائی اور ٹارگٹ کلنگ کا سامنا ہے۔ دنیا کے بہت سے دوسرے مہاجرین کی طرح یہ بھی کسی تیسرے ملک میں بدسلوکی کا شکار ہوتے ہیں۔ غیر معینہ مدت تک انتظامی اداروں کی تحویل میں رہتے ہیں اور تحفظ کے اہم بنیادی حقوق سے محروم رکھے جاتے ہیں۔

United Nations High Commissioner for Refugees مہاجرین کے لئے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر نے اپنے ایک نوٹ میں بتایا ہے کہ اُنہوں نے نہ صرف مرکزی یورپ اور مغربی بلقان بلکہ دنیا کے دوسرے حصوں میں بھی مخالفت کا مشاہدہ کیا ہے۔ جون 2017ء کو United Nations High Commissioner for Refugees-Non-Governmental Organizations مہاجرین کے لئے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر اور غیر سرکاری اداروں کی سالانہ مشاورتی میٹنگ میں تحفظ کے اسسٹنٹ ہائی کمشنر نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ تحفظ کی

بنیاد ہی مہاجرین کو زبردستی اُن کے ملک میں واپس نہ بھیجنے کے اصول پر عمل کا نام ہے۔ تمام حکومتیں خواہ وہ 1951ء کے کنونشن اور 1967ء کے پروٹوکول میں شریک ہوں یا نہ ہوں اُنہیں مہاجرین کو واپس نہ بھیجنے کا پابند ہونا ضروری ہے۔

Non-Governmental Organizations غیر سرکاری اداروں کی کمیونٹی تمام حکومتوں کو کسی بھی صورت حال میں مہاجرین کو زبردستی اُن کے ملک میں واپس نہ بھیجنے کے اصول پر عمل کا تقاضا کرتی ہے۔

☆ دوسرے، ہم عالمی تحفظ پر بات کرتے ہوئے بے وطنی کی اہمیت میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔

آج دنیا میں تقریباً دس ملین بے ملک لوگوں کا وجود، قومی، علاقائی اور عالمی سطح پر تحفظ مہیا کرنے کے میدان میں بہت بڑی ناکامی ہے۔

2024ء تک مہاجرین کے لئے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر United Nations High Commissioner for Refugees کے بے وطنی کو ختم کرنے کے ہدف کو حاصل کرنے کے لئے، Non-Governmental Organizations غیر سرکاری ادارے تمام حکومتوں سے اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ بے وطنی پر توجہ دیں۔ اور اِسے روکنے کے لئے مضبوط اقدامات کریں۔ اور قانونی ڈھانچے کے ذریعہ بے وطن لوگوں کی حفاظت کریں۔ غیر سرکاری ادارے Non-Governmental Organizations تمام حکومتوں پر زور دیتے ہیں کہ United Nations High Commissioner for Refugees کے #I Blong Campaign، ہر بچے کی قومیت کے حق کا اتحاد (Coalition on Every Child's (Right to a Nationality اور مساوی قومی حقوق کے لئے عالمی کوشش (Global Campaign for (Equal Nationality Rights کو مضبوط کریں، آخری اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ غیر Non-Governmental Organizations سرکاری ادارے چاہتے ہیں کہ تمام حکومتیں بے وطنی کے معاہدہ Statelessness Conventions پر رضامندی کا اظہار کریں۔ اور قومیت کے قوانین نافذ کریں، جو مرد، عورت، مذہب، نسلی تفاوت اور قابلیت میں امتیاز نہ کرتے ہوں، ضرورت کے مطابق خطرے سے دوچار بے دخل خواتین اور بچوں کی خصوصی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے اور عالمی قانونی تقاضوں کو برقرار رکھنے کے لئے ان قوانین کا نفاذ ضروری ہے۔ خاص طور پر، بچے کے حقوق Rights of the Child خواتین کے خلاف تمام نسلی امتیاز کا خاتمہ Elimination of All Forms Discrimination Against Women اور نسلی امتیاز کے خاتمہ Elimination of Racial Discrimination کے معاہدے۔ اقوام متحدہ کی ایجنسیاں، جس میں مہاجرین کے لئے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر United Nations High Commissioner for Refugees شامل ہے اور سول سوسائٹی کے اداروں کو اپنی مہارت اور صلاحیتیوں کے ذریعہ عالمی تحفظ کی ذمہ داریوں میں حکومتوں کی مدد کرنی چاہئے۔ حکومتوں کو چاہئے کہ بحرانی کیفیت میں اور یا جب حکومتیں حالات و واقعات کی وجہ سے نااہل ہو جائیں تو حالات کی بحالی تک اپنے شرکاء سے مدد طلب کریں۔

Non-Governmental Organizations غیر سرکاری ادارے Machine Readable Travel Documents (مشین ریڈایبل ٹریول ڈوکومنٹس) پر ExCom Conclusion کے ذریعہ مسلسل کاروائی پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ انتظامات دراصل جلاوطن لوگوں اور مہاجرین کے لئے کئے گئے ہیں۔ ایسی سفری دستاویزات قانونی تشخص مہیا کرنے کے بعد دونوں درجہ کے لوگوں کے لئے یقیناً ٹھوس فوائد مہیا کرے گی۔ اگر کوائف کے تحفظ کی مناسب تدابیر کارفرما ہوں تو ایسی سفری دستاویزات کا اجراء حقوق تک رسائی کو بہتر، دیرپا حل اور تکمیلی راستے بنا سکتا ہے۔

Non-Governmental Organizations غیر سرکاری اداروں نے اِس حقیقت کو بھی خوش آئند قرار دیا کہ سول سوسائٹی کے نظریات کو 29 مئی کو منعقد ہونے والی سفری دستاویزات کے تکنیکی اور انتظامی پہلو کی غیر سرکاری ملاقات میں شامل کیا گیا۔ Non-Governmental Organizations غیر سرکاری ادارے اِس موضوع پر ExCom اور United Nations High Commissioner for Refugees مہاجرین کے لئے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر کے ممبران کے ساتھ تعمیری کاموں میں شامل ہونے کے لئے ہمیشہ تیار ہے۔

☆ تیسرے ہم تعلیم تک رسائی کے مسئلہ کو بھی زیرِ غور لانا چاہتے ہیں، خاص طور پر مہاجرین بچوں اور نوجوانوں کے لئے۔

تعلیم مہاجرین کے دیگر حقوق کی تفریح کے لئے ایک اہم حصہ ہے، اور United Nations High Commissioner for Refugees's Framework for the Protection of Children کا ایک تکمیلی جزو رہنا ضروری ہے۔ ہم حکومتوں سے تقاضا کرتے ہیں کہ بچوں کو تحفظ ترجیحی بنیادوں پر برقرار رکھیں۔ اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ بچوں کے بنیادی انسانی حقوق کی ہر سطح پر پشت پناہی کی جائے جو ہمیشہ بچوں کے بہترین مفاد کے اصول پر مبنی ہو۔

اِس میں دوسری باتوں کے علاوہ، بچپن کی افزائش، مہاجرین اور بے دخل بچوں کے لئے معیاری ابتدائی اور ثانوی تعلیم جس میں اُن کی تمام صلاحیتیوں کو بروئے کار لاکر مستقبل کے لئے تیار ہونا شامل ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اُنہیں حسبِ ضرورت نصاب اور قانونی طور پر منظور شدہ تعلیمی سرٹیفکیٹ مہیا کئے جائیں اور جہاں کہیں بھی اعلیٰ تعلیم موجود ہو وہاں تک آزادانہ رسائی کے حقوق دیے جائیں۔ United Nations High Commissioner for Refugees مہاجرین کے لئے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر اور حکومتیں مہاجر بچوں کو ثانوی تعلیم مہیا کرنے کے لئے زیادہ توجہ اور وسائل استعمال میں لائیں۔ خاص طور پر محفوظ منتقل ہونے والی جگہوں میں۔

Non-Governmental Organizations غیر سرکاری ادارے میزبان ممالک nited Nations High Commissioner for Refugees اور مہاجرین کے لئے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ترقی میں شریک اداروں کی امداد کا جلد از جلد تخمینہ لگائے تاکہ مہاجرین کے لئے حسبِ ضرورت کلاس روم اور دوسری سہولیات کے لئے مالی امداد مہیا کی جاسکے۔

ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ 2016ء میں مہاجرین کے لئے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر United Nations High Commissioner for Refugees اور غیر سرکاری اداروں۔ Non Governmental Organizations کی مشاورت میں تعلیم تک رسائی کے مسئلہ کو نوجوانوں کی دس اہم مشکلات میں سے ایک قرار دیا گیا تھا۔ نوجوان مہاجروں کو مربوط

طور پر اپنی تعلیمی اسناد کو تسلیم کروانے ، معیاری تعلیم تک رسائی ، با قاعدہ تعلیم اور صلاحیتیوں کی تعمیر کے موقعوں پر جو مشکلات پیش آتی ہیں، اُن کا سد باب ضروری ہے۔

غیر Non-Governmental Organizations سرکاری ادارے سفارش کرتے ہیں کہ United Nations High Commissioner for Refugees مہاجرین کے لئے اقوام متحدہ کا ہائی کمشنر بچوں کے حقوق Child Rights کے لئے عالمی طور پر باہم مل کر پہل کرتے ہوئے مدد کرے اور ہم حکومتوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اِن ابتدائی اقدام میں اُن سے مکمل تعاون کرے۔ جس میں پانچویں ہدف کو حاصل کرنے کے لئے خصوصی مدد شامل ہے۔

☆ **چوتھا یہ کہ دوبارہ بحالی اور تکمیلی راستوں میں اضافہ ضروری ہے جو تحفظ کے طریق عمل کا مرکزی حصہ ہیں۔**

2015ء میں دنیا کے 16 ملین مہاجرین اور پناہ طلب کرنے والوں میں سے ایک فی صد سے کم لوگوں کی بحالی عمل میں آ سکی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ذمہ داریوں کو بانٹا جائے لیکن حکومتیں بارڈر کنٹرول، حفاظت اور مہاجرین کو قبول کرنے کی مقررہ تعداد میں تخفیف کے ذریعہ ذمہ داری سے گریز کرتی ہیں۔

کینیڈا کے انتہائی جرأت مندانہ اقدام، مہاجروں کی سرپرستی کے غیر سرکاری پروگرام نے کینیڈین لوگوں اور کمیونیٹز کو مہاجروں کی بلاواسطہ سرپرستی کے قابل بنا دیا ہے۔ اِس ابتدائی قدم کی تقلید ہونی چاہئے، اور حکومتوں کو یہ یقینی بنانا چاہیئے کہ سرپرستی کے یہ ذاتی اور کمیونٹی پروگرام، بحالیات کے مقرر کردہ حد سے علاوہ ہوں۔ کمیونٹی کی بنیاد پر بحالی کا یہ طریق مہاجرین کی آسودگی کے لئے سب سے زیادہ موثر ثابت ہوا ہے۔

ہم حکومتوں اور United Nations High Commissioner for Refugees مہاجرین کے لئے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر سے تقاضا کرتے ہیں کہ مہاجر کے تعین کے فیصلے اور بحالی کے طریق کار کو مکمل اور باکفایت بنائے تا کہ مہاجر کا مشاہدہ انتہائی حد تک کم ہو اور بحالی بڑی تعداد میں تیزی سے ہو سکے۔

Non-Governmental Organizations غیر سرکاری ادارے United Nations High Commissioner for Refugees مہاجرین کے لئے اقوام متحدہ کے کمشنر، عالمی اور قومی اداروں کے شرکاء کے ساتھ مشترکہ کوششوں کے ذریعہ مضبوط بنیادوں پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔

United Nations High Commissioner for Refugees مہاجرین کے لئے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر کے لئے ضروری ہے کہ وہ Non-Governmental Organizations غیر سرکاری اداروں کی Comprehensive Refugee Response Framework کے مقاصد کے حصول میں مدد کرے اور حکومتوں کو تاکید کرتی ہے کہ میزبان کمیونیٹیز اور مہاجروں کی پُر اعتمادی میں اُن کی مدد کرے۔

Comprehensive Refugee Response Framework مہاجرین کے مسائل کے دیرپا حل کے لئے واپسی پر توجہ کو بھی قابل غور حصہ سمجھتی ہے۔ اِس تناظر میں Non-Governmental Organizations غیر سرکاری ادارے رضا کارانہ اصولوں کی اہمیت پر زور دینا چاہتے ہیں۔ بہت سے مہاجرین کے نزدیک واپسی کا فیصلہ اکثر اوقات بہت سے عوامل سے منسلک ہے۔ جن میں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ شاید غریب الوطنی مکمل طور پر نہ تو رضا کارانہ تھی اور نہ ہی باوقار۔ دوبارہ انضمام کی اہلیت کو یقینی بنانا بھی بہت اہم ہے۔ مثال کے طور پر گذشتہ سال افغانستان اور صومالیہ کے بارہ میں رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ واپسی غیر اطمینان بخش حالات میں ہوئی۔ لہٰذا رضا کارانہ اور برداشت کی اہلیت پر سوال اُٹھتا ہے۔

(باقی صفحہ 24)

تقریر اقوام متحدہ جنیوا کی چند جھلکیاں

جماعت احمدیہ کینیڈا کی بیالیسویں مجلس شوریٰ 2018ء کی مختصر روداد

نمائندہ خصوصی : محمد اکرم یوسف

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کی بیالیسویں نیشنل مجلس شوریٰ 21 تا 22 اپریل 2018ء مسجد بیت الاسلام میپل میں منعقد ہوئی۔کینیڈا کے صدران، منتخب نمائندگان، نیشنل مجلس عاملہ، مربیان سلسلہ اور خصوصی نمائندگان سمیت 377 احباب و خواتین نے شرکت کی جس میں نیشنل مجلس عاملہ کے 33 ممبران، 33 مربّیانِ سلسلہ اور لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی نیشنل مجلس عاملہ کی 30 ممبران نچلے ہال سے نیشنل مجلس شوریٰ میں شامل ہو رہی تھیں اُن کے لئے مائیک کے ذریعہ رابطہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

زائرین کے لئے کارروائی سُننے اور دیکھنے کا انتظام گیلری میں کیا گیا تھا۔ اجلاس کی تمام کارروائی انگریزی میں ہوئی۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ امسال بجٹ کے علاوہ تین تجاویز ایجنڈا میں شامل تھیں۔ پہلی تجویز کا تعلق شعبہ وقفِ نو سے تھا جب کہ دوسری تجویز شعبہ اشاعت کے متعلق تھی، یہ دونوں تجاویز نیشنل مجلس عاملہ نے پیش کی تھیں۔ جب کہ تیسری تجویز تربیت کے متعلق تھی اور مارکھم جماعت نے پیش کی تھی۔

پہلا دِن 21 اپریل۔ افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہفتہ 21/اپریل صبح دس بجے سورۃ الشوریٰ کی آیات 37 تا 44 کی تلاوت سے ہوا جو مکرم حافظ عطاء الوہاب صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔ مکرم مولانا عثمان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ شعبہ اشاعت وتصنیف کینیڈا نے انگریزی ترجمہ، مکرم مولانا مرزا نبیل احمد صاحب مربی آٹواہ ویسٹ نے فرنچ اور مکرم مولانا شکور احمد صاحب مربی سیسکاٹون نے اردو ترجمہ پیش کیا۔

صدر مجلس شوریٰ کا افتتاحی خطاب

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا نے اجلاس کی صدارت کی۔ آپ نے افتتاحی خطاب میں کہا کہ شوریٰ ایک مقدس دستور العمل ہے جس کی بنیاد حضرت رسول اکرم ﷺ نے رکھی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس شوریٰ سے متعلق ہدایات کے چند اقتباس پڑھ کر سُنائے جو حضورؓ نے 1922ء میں جماعت احمدیہ کی پہلی مجلس شوریٰ کے موقع پر بیان فرمائے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شوریٰ کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندگی کے ہر میدان میں ہمارے لئے ایک کامل اور بہترین نمونہ تھے۔ آنحضرت ﷺ مشورہ کے لئے تین طریقے اختیار فرمایا کرتے تھے۔

پہلا یہ کہ اعلان کے ذریعہ صحابہؓ کو اکٹھا ہونے کے لئے کہا جاتا اور موضوع پر گفتگو کے بعد حضور ﷺ خود فیصلہ فرماتے۔ بعض اوقات چند صحابہؓ جن کی تعداد تیس کے قریب تھی سے مشورہ کیا جاتا، بعض صورتوں میں آنحضرت ﷺ صرف تین یا چار صحابہ کرامؓ سے مشورہ لیتے، کبھی آپ ؐ صرف ایک صحابیؓ سے مشورہ فرماتے۔ مشورہ کے طریق پر روشنی ڈالتے ہوئے محترم امیر صاحب نے کہا کہ ہم یہاں کسی دنیاوی کھیل تماشے کے لئے جمع نہیں ہوئے ہم صرف خدا کی خاطر جمع ہوئے ہیں اور ہماری نگاہ صرف اُسی کی جانب ہونی چاہئے۔ سب سے پہلے ہماری توجہ دُعا کی طرف ہونی چاہئے لیکن دُعا سے پہلے عمل کی ضرورت ہے، رائے کے اظہار کے لئے قواعد کی پابندی نہایت ضروری ہے۔

محترم امیر صاحب نے قواعد وضوابط کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے مجلس شوریٰ بیلجیم 1992ء کے خطاب کا خلاصہ پیش کیا اور اجتماعی دُعا کے ساتھ کینیڈا کی بیالیسویں مجلس شوریٰ کا افتتاح کیا۔

گذشتہ مجلس شوریٰ کے فیصلوں پر عملدرآمد کی رپورٹس

10 بج کر 26 منٹ پر مکرم مولانا ظفر اقبال جاوید صاحب سیکرٹری مجلس شوریٰ نے اکتالیسویں مجلس شوریٰ منعقدہ 29 تا 30 اپریل 2017ء کی رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد شعبہ جات کے سیکرٹریان نے رپورٹس پڑھ کر سُنائیں۔ مجلس شوریٰ کی تمام کارروائی کے دوران سیکرٹری صاحب شوریٰ کی مکرم مولانا خالد احمد منہاس صاحب مربی سلسلہ نے خصوصی معاونت فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

پہلی رپورٹ میں مکرم خالد محمود نعیم صاحب نیشنل سیکرٹری مال نے اپنے شعبہ کے متعلق کی گئی سفارشات کی کارکردگی کا جائزہ پیش کیا۔ عملدرآمد کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ چندہ کی وصولی کا آن لائن سسٹم شروع ہو چکا ہے اور اُس میں مزید بہتری لائی جارہی ہے۔ نئی مساجد کی تعمیر اور خاص طور پر مسجد مبارک بریمپٹن کے لئے مالی ضروریات کا ذکر کیا اور اس کے علاوہ چندہ کی وصولی کے لئے شعبہ مال کی کوششوں کا بھی ذکر کیا۔

کارکردگی کے بارہ میں دوسری رپورٹ شعبہ جائیداد کے فیصلہ پر عملدرآمد کے متعلق مکرم خالد رسول صاحب نیشنل سیکرٹری جائیداد نے پیش کی، آپ نے جماعت کینیڈا کی بڑھتی ہوئی ضروریات کا ذکر کیا، خاص طور پر جلسہ گاہ کے لئے مناسب جگہ کا انتخاب زیر بحث لائے۔

کارکردگی کی تیسری رپورٹ مکرم حفیظ اللہ حیدرانی صاحب نیشنل سیکرٹری شعبہ رشتہ ناطہ نے پیش کی۔

11 بجے سیکرٹری صاحب شوریٰ نے بیالیسویں مجلس شوریٰ کا ایجنڈا پیش کیا اور اِس سے پہلے اُن چار تجاویز کا تذکرہ کیا جو ایجنڈے میں شامل نہیں کی گئیں۔ کیونکہ یہ تجاویز شعبہ جات کے لائحہ عمل، فرائض اور ذمہ داریوں کے بارہ میں تھیں جن پر شوریٰ میں بحث کرنے کی ضرورت نہیں لہٰذا ایجنڈے میں حضور انور کی منظوری سے ان کو تجاویز کو بحث کے لئے پیش نہیں کیا گیا۔

ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل

تیس،تیس نمائندگان پر مبنی چار ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل کے لئے محترم امیر صاحب کی مکرم میر مجید احمد طارق صاحب لوکل امیر جماعت کیلگری ،مکرم فرحت ناصر صاحب لوکل امیر جماعت ٹورانٹو،مکرم ہمایوں حفیظ صاحب ریجنل امیر البرٹا ریجن اور مکرم ڈاکٹر محمد صادق بدھن صاحب، ریجنل امیر Atlantic ریجن نے باری باری معاونت کی۔کھانے اور نمازوں کے وقفہ سے پہلے اِسی اجلاس میں تقریباً سوا گیارہ بجے محترم امیر صاحب نے تجاویز پر غوروفکر کے لئے ان چار ذیلی کمیٹیوں کا اعلان کیا۔شعبہ وقفِ نو ،شعبہ اشاعت،شعبہ تربیت اور مال کے متعلق چار تجاویز پر غور کے لئے الگ الگ ذیلی کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔شعبہ مال کی تجویز پر بحث کے لئے ذیلی کمیٹی کے چیئرپرسن مکرم نعیم احمد لکھن صاحب اور سیکرٹری مکرم خالد محمود نعیم صاحب مقرر کئے گئے جب کہ شعبہ وقفِ نو کی تجویز پر بحث کے لئے ذیلی کمیٹی کے چیئر پرسن مکرم سیّد طارق احمد شاہ صاحب اور سیکرٹری مکرم زاہد مسعود صاحب مقرر کئے گئے۔شعبہ اشاعت کی تجویز پر بحث کے لئے ذیلی کمیٹی کے چیئر پرسن مکرم مرزا نصیر احمد صاحب اور سیکرٹری مکرم شیخ عبدالودود صاحب مقرر کئے گئے۔شعبہ تربیت کی تجویز پر بحث کے لئے ذیلی کمیٹی کے چیئر پرسن مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب اور سیکرٹری مکرم شاہد منصور صاحب مقرر کئے گئے۔

پونے بارہ بجے آمدنی اور اخراجات کا بجٹ برائے سال 2017-2018ء مجلس شوریٰ کے سامنے پیش کیا اور اہم نکات پر روشنی ڈالی۔نمائندگان میں مالی بجٹ کی نقول پہلے ہی تقسیم کر دی گئیں تھیں تاکہ اگلے روز کی بحث سے پہلے نمائندگان کو غوروفکر کا موقع مل جائے۔

محترم امیر صاحب نے میڈیا ٹیم کینیڈا کے انچارج مکرم صفوان چوہدری صاحب کو میڈیا ٹیم کی کارکردگی برائے سال 2017ء کا جائزہ نمائندگان کے سامنے پیش کرنے کے لئے کہا۔ مکرم صفوان چوہدری صاحب نے بتایا کہ میڈیا ٹیم کے اندازہ کے مطابق ٹی وی ،ریڈیو،ویب سائٹس،سوشل میڈیا کے ذریعہ 25 ملین کینیڈین تک اسلام اور احمدیت پیغام پہنچایا۔سال 2017ء کے دوران 425 نیوز آئٹم مختلف نیوز چینلز سے جماعت احمدیہ کے حوالہ سے نشر کئے گئے۔جس میں نمایاں CTV،CP24،Toronto Star کے ٹی وی بھی شامل ہیں۔اپنے پروگراموں Meet a Muslim, Ramadan,Fast with a Muslim,Women's Day کے سلسلہ میں آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا اور لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کیا اور اپنے آئندہ پروگرام Pathway to Peace کے لئے نمائندگان سے تعاون کی درخواست کی۔

اجلاس کے اِس حصے کے اختتام سے پہلے نمائندگان کی گروپ فوٹو کا اہتمام کیا گیا۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور کھانے کے بعد ذیلی کمیٹیاں اپنے مقرر کردہ مقامات پر میٹنگ میں مصروف ہوگئیں ، جب کہ باقی نمائندگان کے لئے اِس موقع پر ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا کے دفاتر کے دورہ کے لئے نمائندگان کو لے جانے اور لانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ بہت سے نمائندگان نے ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا کے دفاتر کا معلوماتی دورہ کیا۔کچھ نمائندگان نے اِس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے MTA کے نئے اسٹوڈیوز کا دورہ کیا۔

ذیلی کمیٹیوں کی رپورٹ

پہلے دن کا دوسرا اجلاس محترم لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کی صدارت میں چھ بجے شام اجتماعی دُعا کے ساتھ شروع ہوا۔شعبہ اشاعت کے تحت ذیلی کمیٹی نمبر 3 نے ایجنڈا کی تجویز پر اپنی رپورٹ مجلس شوریٰ کے سامنے پیش کی،اجلاس کے اِس حصہ میں محترم امیر صاحب کی معاونت کے لئے مکرم ہمایوں حفیظ صاحب ریجنل امیر البرٹا ریجن اور اشاعت ذیلی کمیٹی کے چیئرپرسن مکرم مرزا نصیر احمد صاحب بھی اسٹیج پر موجود تھے۔ چیئرپرسن ذیلی کمیٹی نے سفارشات کی تفصیلی رپورٹ پیش کی،تجویز کا مقصد جماعت احمدیہ کینیڈا میں لائبریریوں کا قیام اور اُن کا لائحہ عمل تھا،اشاعت کے اِس اہم موضوع پر آدھ گھنٹہ سے زائد وقت تک بحث ہوئی،مردوں کی جانب سے 10 نمائندگان نے بحث میں حصہ لیا۔لجنہ کی طرف سے اِس بحث میں کوئی نمائندگی نہیں تھی۔ چند تبدیلیوں کے ساتھ بیشتر نمائندگان کی اتفاق رائے سے منظوری کے لئے حضور انور کی خدمت میں پیش کرنے کی درخواست کی گئی۔تین نمائندگان نے تجویز سے اتفاق نہیں کیا۔

6 بج کر 40 منٹ پر شعبہ وقفِ نو کے تحت ذیلی کمیٹی نمبر 2 نے ایجنڈا کی تجویز پر بحث کا آغاز کیا۔اجلاس کے اِس حصہ میں مکرم ڈاکٹر محمد صادق بُدھن صاحب ریجنل امیر Atlantic اور وقفِ نو ذیلی کمیٹی کے چیئرپرسن مکرم سیّد طارق احمد شاہ صاحب نے مکرم امیر صاحب کی معاونت کی ۔ تجویز کا موضوع واقفینِ نو بچوں کو خدمتِ دین کے لئے پیش کرنے کی تحریک تھی کمیٹی کی سفارشات سننے کے بعد بحث کا آغاز ہوا۔موضوع پر طویل بحث ہوئی جو اگلے دن تک جاری رہی۔

دوسرا دن 22 اپریل

دوسرے دن کا پہلا اجلاس 22 اپریل کو صبح نو بجے تلات قرآن کریم سے شروع ہوا،آیات کا انگریزی اور اردو ترجمہ پیش کیا گیا۔ اجتماعی دُعا کے بعد اِس اجلاس میں ذیلی کمیٹی نمبر 2 کی تجویز پر بحث جاری رہی۔اِس بحث میں 27 نمائندگان نے حصہ لیا۔لجنہ کی جانب سے بھی ایک نمائندہ نے بحث میں حصہ لیا۔ بحث کے دوران ایک موقع پر مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا نے بتایا کہ جامعہ احمدیہ کینیڈا میں داخلہ کے لئے جو معیار مقرر کئے گئے ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔9 بج کر 55 منٹ پر تجویز کے حق میں رائے طلب کی گئی ،تین نمائندگان کے علاوہ بقیہ تمام نمائندگان نے تجویز پر اتفاق کیا اور حضورانور کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کرنے کی سفارش کی۔

تقریباً دس بجے نمائندگان شوریٰ کو ہنگامی حالات سے نپٹنے کی تیاری کے سلسلہ میں ایک معلوماتی ویڈیو دکھائی گئی اور ویب سائٹ GetPrepared.ca کا حوالہ بھی دیا گیا۔

سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19ء کے متعلق تجویز نمبر 1 پر بحث کا آغاز ہوا تو مکرم فرحت ناصر صاحب لوکل امیر ٹورانٹو،محترم امیر صاحب کی معاونت کی۔مکرم خالد محمود نعیم صاحب نیشنل سیکرٹری مال نے تقریباً 36 ملین کینیڈین ڈالر کا بجٹ نمائندگان مجلس شوریٰ کے سامنے پیش کیا اور چیدہ چیدہ نکات وضاحتوں کے ساتھ بیان کئے۔عام بحث کے دوران 19 نمائندگان نے بحث میں حصہ لیا۔ بجٹ کی تمام شقوں پر سوالات اُٹھائے گئے اِس بحث میں لجنہ کی جانب سے ایک نمائندگی ہوئی۔

چائے کے وقفہ کے بعد شوریٰ کے اِس اجلاس میں نیشنل سیکرٹری صاحب مال نے نمائندگان کو ایک ویڈیو کی مدد سے چندہ کی آن لائن online ادائیگی کے طریق کار کے بارہ میں بتایا اور سوالات کے جوابات دیئے،اُنہوں نے بتایا کہ یہ نظام بہت جلد کام کرنا شروع کردے گا۔اِس موقع پر ایک اور ویڈیو کے ذریعہ نمائندگان کو Data Security اور اِس سلسلہ میں جماعتی

ذمہ داریوں کے بارہ میں بتایا گیا۔

آخری اجلاس

اڑھائی بجے کھانے اور نماز ظہر وعصر کے بعد بیالیسویں مجلس شوریٰ کے آخری اجلاس کی کارروائی اجتماعی دُعا سے شروع ہوئی اور سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018ء ذیلی کمیٹی کی ترمیم کے ساتھ مکمل اتفاق سے منظور کرلیا گیا۔

معاشرہ میں بڑھتی ہوئی اخلاقی برائیوں کے متعلق مارکھم جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی تجویز نمبر 4 پر ذیلی کمیٹی کے چیئر پرسن مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب مقامی امیر مسس ساگا نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ مجلس شوریٰ کے اِس حصہ میں اسٹیج پر مکرم طارق شبلی صاحب لوکل امیر پیس ویلج نے محترم امیر صاحب کی معاونت کی۔ اِس بحث میں 32 نمائندگان نے حصہ لیا۔ دو گھنٹے کی اِس طویل بحث میں لجنہ نے بھی حصہ لیا، بحث کے آخر میں مکرم شاہد منصور صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت نے نمائندگان سے مختصر خطاب کیا۔ چونکہ اِس تجویز پر حضور انور کی واضح ہدایات پہلے ہی آچکی ہیں۔ تاہم طریق کار کے متعلق نمائندگان کی آراء کو منظوری کے لئے بھیجنے کی سفارش کی گئی۔

اختتامی خطاب

5 بجے شام بیالیسویں مجلس شوریٰ کے اختتامی حصہ میں محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں تربیت کے موضوع کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ خلیفہ وقت ہمیں بار بار نماز باجماعت میں باقاعدگی کی ہدایت فرمارہے ہیں، شعبہ تربیت نے عشرہ صلوٰۃ کا پروگرام بنایا ہے، نماز میں ہی ہماری بقا ہے، نماز میں التزام ہی ہماری زندگیوں میں انقلاب پیدا کرسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عبادت کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عبادت میں ہی عافیت اور جنت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجلس شوریٰ کا ایک سبق نماز کی طرف توجہ ہے، نماز کو ہمارے ذہنوں میں راسخ ہونا چاہئے ۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ بیالیسویں مجلس شوریٰ کینیڈا اختتام کو پہنچی۔

نمائندگان کے اعزاز میں عشائیہ

21/اپریل نماز مغرب وعشاء سے قبل نمائندگان کے لئے ایوان طاہر میں ایک خصوصی عشائیہ کا انتظام کیا گیا جس میں نمائندگان شوریٰ 2018ء کے علاوہ بزرگان جماعت، معززین، عہدیداران اور کارکنان بھی مدعو کئے گئے۔ مجلس شوریٰ کی تمام کارروائی کے دوران 150 سے زائد کارکنان نے بڑی مستعدی سے نمائندگان کی رہائش، ٹرانسپورٹ، ضیافت، سکیورٹی، آڈیو ویڈیو اور دیگر انتظامی امور کو سنبھالا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے جزیل دے۔

خصوصی تبلیغی سیمنار

20/اپریل شام سات بجے نمائندگان مجلس شوریٰ کے لئے شعبہ تبلیغ کی طرف سے ایک خصوصی تبلیغی سیمنار کا انعقاد کیا گیا تھا۔ جس میں کثرت سے نمائندگان اور زائرین نے شرکت کی تقریب کا آغاز مولانا امتیاز احمد سراء صاحب مربی وان نے سورۃ حٰم السجدہ کے ایک حصہ کی تلاوت اور انگریزی اردو ترجمہ سے کیا۔ مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ گذشتہ سال جماعت کی توجہ حضور انور کی ہدایت کے مطابق انفرادی تبلیغ (One to One) پر مرکوز رہی۔

دوسرا بڑا پیغام Messiah Has Come سارے کینیڈا میں پہنچانے کے حوالہ سے تھا۔ آپ نے بتایا کہ جماعتوں کی توجہ حضور انور کے خطبہ جمعہ کو براہ راست سننے کی طرف دلوائی جاتی رہی۔ کینیڈا کے فرنچ حصہ میں تبلیغ کے حوالہ سے جماعت احمدیہ مانٹریال نے ایک معلوماتی ویڈیو پیش کی۔ چند نو مبائعین نے اپنے خیالات پیش کئے۔

مکرم سلطان محمود صاحب نے لوکل امیر کیلگری کی نمائندگی کرتے ہوئے سوشل میڈیا کے ذریعہ Meet your Neighbour پروگرام کے بارہ میں بتایا۔ اس کے بعد نئی مساجد کے منصوبہ جات اور اِس بارہ میں حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

Indigenous peoples ڈیسک کے انچارج مکرم لقمان احمد چٹھہ صاحب نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ جس میں محترم امیر صاحب کینیڈا کے دورہ جات کا ذکر کیا اور بتایا کہ اب تک 48 مقامی سرکردہ سربراہان سے رابطہ ہوچکا ہے۔ خدام الاحمدیہ کینیڈا نے اپنی کوششوں میں وسیع پیمانے پر Messiah Has Come کا بینر اہم مقامات پر لگانے کا ذکر کیا اور بتایا کہ اِس مہم میں 500 سے زائد رضا کاروں نے حصہ لیا ہے۔ سوال وجواب کی یہ مجلس نو بجے رات تک جاری رہی، جس کے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی بیالیسویں نیشنل مجلس شوریٰ کا ایک گروپ فوٹو

بقیہ از جلسہ سالانہ کے متعلق بعض ضروری ہدایات

2۔ واش رومز کی صفائی کا بھی خیال رکھیں، بے جا ٹشوز اور پانی گرانے سے گریز کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

”یہ نہیں ہے کہ کارکن آئے گا تب ہی صفائی ہوگی۔ ... چھوٹی موٹی صفائی کی اگر ضرورت ہو تو کر لینی چاہئے کیونکہ صفائی کے بارے میں آتا ہے کہ یہ نصف ایمان ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جولائی 2004ء)

ضیافت

1۔ کھانا کھانے کے لئے قطاروں میں صبر اور تحمل سے اپنی باری کا انتظار کریں اور ضرورت کے مطابق کھانا لیں تا کہ کھانا ضائع نہ ہو۔

2۔ کھانا خاموشی سے اور کھانے کے تمام آداب کو ملحوظ رکھ کر کھائیں۔

3۔ جو جگہ بزرگوں کے بیٹھنے کے لئے مخصوص ہے وہاں پر بزرگوں کو ہی بیٹھنے دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”بعض دفعہ جہاں کھانا کھایا جاتا ہے وہاں لوگ اپنی پلیٹیں چھوڑ جاتے ہیں یا انہوں نے جو کھانے کے ڈبے بنائے ہوتے ہیں وہ چھوڑ جاتے ہیں، تو ان کو اٹھا کر جہاں ڈسٹ بن بنائے گئے ہیں وہاں پھینکیں۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جولائی 2004ء)

آپ سے درخواست ہے کہ حضور انور کی جملہ ہدایات پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اخلاقِ حسنہ کی اعلیٰ مثال قائم کرنے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ یہ جلسہ کے بابرکت ایام ہمارے خاندانوں کے لئے ایک روحانی تبدیلی کا باعث ہوں اور ہم خلافت کے جھنڈے تلے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں آگے قدم مارنے والے ہوں۔ آمین ثم آمین۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔
مبشر احمد خالد
فون نمبر: 647-988 3494
ای میل: manager@ahmadiyyagazette.ca

بقیہ از کلامِ محمودؓ کی علمی و ادبی خوبیاں

منزلِ عشق ہے کٹھن راہ میں راہزن بھی ہیں
پیچھے نہ مڑ کے دیکھ تو آگے قدم بڑھائے جا

منزل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے مسافر سے ایک جامع اور موثر رنگ میں ان مشکلات کا حل بیان کرتے ہیں۔

ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا
گوہرِ شب چراغ بن دنیا میں جگمگائے جا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے پسر موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کلامِ محمودؓ میں بھی تبلیغ و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔ آپؓ کے کلام میں بات کو سمجھانے اور اس پر عمل کرانے کا ایک انوکھا انداز ہے۔ اس کی نظریاتی صفائی قوائے سامعہ یا مشاہدہ میں سے گزرتی ہوئی فوراً دل کی اتھاہ گہرائیوں میں اتر جاتی ہے اور ایک مستقل مقام حاصل کر لیتی ہے۔ ’نونہالانِ جماعت سے خطاب‘ نظم دیکھئے۔ یہ خطاب کسی ہنگامی اسٹیج سے نہیں ہے بلکہ اس کی حیثیت بالمشافہ معلوم ہوتی ہے جس میں اسلوب بیان کو بھی زیادہ دخل ہے۔

سر میں نخوت نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو برقِ غضب
دل میں کینہ نہ ہو لب پر کبھی دشنام نہ ہو
عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو
امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصہ مت لو
باعثِ فکر و پریشانیٔ حکام نہ ہو

یہ اشعار مختلف قسم کے نصائح کو محیط کرتے ہیں۔ تینوں میں ایک چیز قدرِ مشترک ہے یعنی ایک مکمل انسان کی تعمیر کے لئے جو خمیر اٹھایا جانا چاہئے اس کے اجزاء بیان کئے گئے ہیں۔ پہلے شعر میں ایک مکمل مسلمان کی تصویر پیش کی گئی ہے۔ دوسرے شعر میں عقل کی حقیقی ماہیت اور اس کے عمل کی وضاحت کی گئی ہے۔ تیسرے شعر میں معاشرتی مسئلہ بیان کیا گیا ہے جو کسی حد تک سیاسی بھی ہے۔

کلامِ محمودؓ کی ایک دوسری نظم ’درد کا درمان‘ کے چند اشعار ملاحظہ کیجئے۔

ساغرِ حسن تو پُر ہے کوئی مے خوار بھی ہو
ہے وہ بے پردہ کوئی طالبِ دیدار بھی ہو
عشق کی راہ میں دیکھے گا وہی روئے فلاح
جو کہ دیوانہ بھی ہو عاقل و ہوشیار بھی ہو

ان اشعار میں بھی معاشرتی بے عملی اور مذہبی لاپرواہی پر ایک مشفقانہ طنز ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ایک زریں فلسفہ بھی ہے۔ دوسرے شعر میں اردو شاعری کی فرسودہ روایات سے کھلی بغاوت ملتی ہے جس میں ہمیشہ دیوانگی ہی کی ضرورت خیال کی گئی ہے۔

آخر میں سیدنا محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیرایہ تبلیغ و ہدایت کا ایک اور بہترین نمونہ نقل کرتا ہوں۔ اس میں بھی اندازِ بیان میں ایک دلنشین قوت ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ان کے تکلم زیرِ لب نے ہی یہ قوت پیدا کر دی ہے۔ اس میں بھی دینی اور دنیاوی خصائص کی تبلیغ جاری رکھی۔ اسلوب کی دلچسپی کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔

عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ
اہلِ شیطاں نہ بنو اہلِ خدا ہو جاؤ
حق کے پیاسوں کے لئے آبِ بقا ہو جاؤ
خشک کھیتوں کے لئے کالی گھٹا ہو جاؤ
دمِ عیسٰی سے بھی بڑھ کر ہو دعاؤں میں اثر
یدِ بیضا بنو موسٰی کا عصا ہو جاؤ
بحرِ عرفان میں غوطے لگاؤ ہر دم
بانیٔ کعبہ کی تم کاش دعا ہو جاؤ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان الفاظ کے ساتھ اپنے مضمون کو خاکسار ختم کرتا ہے جو حضورؓ نے اپنے کلام کے متعلق ارشاد فرمائے ہیں۔

چونکہ میں تکلف سے شعر نہیں کہتا۔ ٹوٹے ہوئے دل کی صدا ہے۔ پڑھو اور غور کرو۔ خدا کرے یہ درد بھرے کلمات کسی سعید روح کے لئے مفید اور بابرکت ہوں۔

(کتاب ’محاسن کلامِ محمودؓ‘، بار اول، ناشر دار التجلید، اردو بازار، لاہور)

بقیہ از عالمی تحفظ پر غیر سرکاری اداروں کا بیانیہ

☆ پانچواں اور آخری قدم، شراکت داری انتہائی اہم ہے۔

United Nations High Commissioner for Refugees مہاجرین کے لئے اقوامِ متحدہ کے کمشنر عالمی تحفظ کے بیان کے آخر میں تحفظ میں اضافہ کے لئے پارٹنرشپ کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔ حکومتوں سے پارٹنرشپ، اداروں سے پارٹنر شپ، سول سوسائٹی سے پارٹنرشپ۔

Non-Governmental Organizations غیر سرکاری ادارے تحفظ میں اضافہ کے لئے تکمیلی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ہم نے نوجوانوں پر مرکوز جون 2016ء United Nations High Commissioner for Refugees-NGO مہاجرین کے لئے اقوام متحدہ کے کمشنر اور Non-Governmental Organizations غیر سرکاری اداروں کی سالانہ مشاورت کے عہد کو آگے بڑھایا ہے۔ دسمبر 2016ء بچوں پر ہائی کمشنر کے ڈائیلاگ اور منظّم ڈائیلاگ پارٹنرشپ ورکشاپس (اکتوبر 2016ء) تنزانیہ میں، (نومبر 2016ء) سن سلواڈور میں اور (دسمبر 2016ء) یونان میں جاری ہیں۔ہم نے مہاجرین کے لئے اقوام متحدہ کے کمشنر United Nations High Commissioner for Refugees کے اندرونی جائزہ کے طریقہ کار کی نگرانی کی ہے کہ وہ Internally Displace Person کے جواب میں کیسے تحفظ کی کاروائی کرتے ہیں۔ہم نے 19 ستمبر کے مذاکرات کو متحرک کیا ہے۔اور Comprehensive Refugee Response Framework پر آگے بڑھنا شروع کیا ہے۔

یہ (Principles of Partnership) پارٹنرشپ کے اصولوں کی دسویں برسی ہے۔اور یہ اصول Response Comprehensive Refugee Framework کے ساتھ آگے بڑھنے کی بنیاد کا کام کر سکتے ہیں۔ہم ایجنڈا کی شق نمبر 5 پر گفتگو کے دوران اِس پر بات کرنے کے منتظر ہیں۔

مسٹر چیئر، آپ کا شکریہ

ڈاکٹر اسلم داؤد ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا

قبولیتِ دعا کے راز

مکرم رشید الدین خان صاحب آف وینکوور نے ایک کتاب "قبولیت دعا کے راز" مرتب کی ہے۔قرآن کریم اور دعا سے محبت بڑھانے کا ایک عمدہ نسخہ ہے۔ اس کے لئے انہوں نے "صدقہ جاریہ" کے نام سے ایک ویب سائٹ تیار کی ہے جو درج ذیل ہے۔

Google.com:

"Sadqa Jaria Rashiduddin Khan"

احباب سے درخواست ہے اس سے فائدہ اُٹھائیں۔

ایک ایمان افروز واقعہ

مکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب
سیکرٹری بیت الاسلام مشن ہاؤس ٹورانٹو

میں 1981ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ گیا ہوا تھا۔ وہاں پر عام طور پر میری ڈیوٹی شعبہ حفاظت میں ہوا کرتی تھی۔ انہی دنوں کا واقعہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم محمد اسلم منگلا صاحب کے کسی رشتہ دار کو پولیس پکڑ کر لے گئی۔ شعبہ امور عامہ کے مکرم عبدالعزیز بھامبڑی صاحب نے اس واقعہ کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو دی اور یہ بھی عرض کیا کہ ربوہ کا تھانیدار غلام محمد عرف گُلا، کرنل دلدار صاحب کا رشتہ دار ہے۔

چنانچہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ "تم اس تھانیدار کے گھر ملنے کے لئے جاؤ اور عام باتیں کرنی ہیں۔ یہ جو آدمی پکڑ کر وہ لے گئے ہیں، اس کا کوئی ذکر نہیں کرنا۔"

میں نے عرض کیا "جی حضور"، اور یہ کہہ کر آ گیا۔ میرے اس رشتہ دار، تھانیدار میں بہت نخوت تھی۔ اور تھا بھی احمدیت کا مخالف، میں اس کو ملنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن اب تو حکمِ دربارِ خلافت تھا جس کی تعمیل لازمی تھی۔ چنانچہ میں پچھلے پہر اس کے گھر گیا۔ وہ اکیلا اپنے گھر میں حقہ گڑ گڑا رہا تھا۔ میں "السلام علیکم" کہہ کر بیٹھ گیا۔ باتیں شروع ہوئیں۔ ابتداء میں تو اس نے بے اعتنائی برتی۔ لیکن آہستہ آہستہ کھلتا گیا۔ اور آخر میں بہت ہی بے تکلف ہو گیا اور بڑے خوشگوار مزاج میں باتیں کرنے لگا۔ میں نے حضورؒ کے ارشاد کے مطابق دورانِ گفتگو کہیں بھی اُس آدمی کے بارہ میں جو پولیس نے پکڑا ہوا تھا، کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ لیکن اچانک اس نے اپنے نوکر کو بلایا اور کہا کہ منگلا کا وہ آدمی جو قید ہے، اسے رہا کرو۔ اور آ کر مجھے اس کی اطلاع دو۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا اور احسان بھی، خلافت کی برکت اور بصیرت تھی کہ دربارِ خلافت کی اطاعت نے غیر معمولی تائید و نصرت کا نشان دکھایا اور معجزہ نمائی فرمائی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے الہامی مصرعہ پر تضمین

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب مرحوم سابق وکیل المال ربوہ

لذّتِ ہر دو جہاں پاتا ہوں تیری چاہ میں
تجھ کو پانے کے لئے گم ہوں تیری راہ میں
نغمہ خواں ہوں صدقِ دل سے تیری جلوہ گاہ میں
"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

عاشقوں کو عشق کی راہیں بتانے کے لئے
جام کوثر تشنہ روحوں کو پلانے کے لئے
خود ہی تو ظاہر ہوا ہے اک دل آگاہ میں
"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

تو غنی ہے اور میں تیری گلی کا اک فقیر
کیجئے منظور مجھ سے گرچہ ہدیہ ہے حقیر
مطمئن ہو جائے دل کچھ تو اثر ہے آہ میں
"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

حضرت ناصرؒ نے بخشا ہے ہمیں ذوقِ سلیم
تیری خوشنودی سے حاصل ہوں گی جناتِ نعیم
سر جھکائیں گے ہمیشہ تیری ہی درگاہ میں
"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

لاج رکھ لینا مرے حسن طلب کی جان جاں
مجھ کو شرمندہ نہ کیجئے تو بوقتِ امتحاں
دیکھ کچھ تحفے ہیں میرے دامنِ کوتاہ میں
"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

خوب تر ہے ایک عاصی پر ترا فضل و کرم
تیری ہی توفیق سے شبیر ہے ثابت قدم
جادہ حق پر رواں ہے آہ میں اور واہ میں
"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

ولادت

☆ مایا حنیف رحمٰن

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ مکرم سلمان احمد رحمٰن صاحب اور محترمہ نادیہ حنیف رحمٰن صاحبہ نیو مارکیٹ کو شادی کے آٹھ سال کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام ”مایا حنیف رحمٰن“ تجویز ہوا ہے۔ یہ بچی مکرم عبدالرحمٰن دہلوی صاحب مرحوم کی پڑپوتی اور مکرم فضل الرحمٰن عامر صاحب رچمنڈ ہل کی پوتی ہے۔ جب کہ والدہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل سے ہے۔ اس خوشی کے موقع پر مسجد فنڈ میں ایک سو ڈالر بطور شکرانہ ادا کیا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس بچی کو نیک، لمبی عمر والی، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

تقریب شادی خانہ آبادی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم چوہدری ودود احمد صاحب نیوجرسی کی صاحبزادی محترمہ باریہ احمد صاحبہ کی شادی خانہ آبادی مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کے صاحبزادہ مکرم مرزا نیر احمد صاحب کے ساتھ 24 دسمبر 2017 کو لاہور میں منعقد ہوئی۔ جس میں جماعت کے متعدد احباب کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد اور خواتین نے شرکت کی۔ مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

اس موقع پر مکرم ملک طاہر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

25 دسمبر 2017ء کو مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مغفور احمد صاحب نے اپنے صاحبزادہ صاحب کے ولیمہ کی تقریب کا ربوہ میں اہتمام کیا جس میں مکرم پروفیسر صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی، مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب مکرم میر محمود احمد ناصر صاحب، مکرم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد اور خواتین شامل ہوئیں۔ مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

اس موقع پر مکرم پروفیسر صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

محترمہ باریہ احمد صاحبہ سلمہا، مکرم کمانڈر (ر) چوہدری محمد اسلم صاحب ایڈیشنل سیکرٹری بیت الاسلام مشن ہاؤس ٹورانٹو کی پوتی ہیں۔

ادارہ اس پُرمسرت موقع پر دولہا اور دلہن کے تمام اعزہ واقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرم مشہود احمد جنجوعہ صاحب

03 مئی 2018ء کو مکرم مشہود احمد جنجوعہ صاحب، کارنوال جماعت 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 10 مئی 2018ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب مقامی امیر مسی ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

11 مئی 2018ء کو مسجد بیت الناصر کارنوال میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مربی آٹوا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہ وڈلان قبرستان کارنوال میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت محمد دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے۔ آپ طویل عرصہ سے Glen Garry County, Ottawa, Cornwall جماعت میں قیام پذیر تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ Colombe Regimbald صاحبہ، دو بھائی مکرم بشیر محمود جنجوعہ صاحب، کارنوال، مکرم معین محمود جنجوعہ صاحب مسی ساگا اور تین بہنیں محترمہ سلمہ مسعود جنجوعہ صاحبہ، محترمہ شاہین بٹ صاحبہ اور محترمہ رعنا جنجوعہ صاحبہ لندن یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم وحید احمد ملک صاحب

13 مئی 2018ء کو مکرم وحید احمد ملک صاحب، بریمپٹن جماعت 69 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی مسی ساگا نے 14 مئی کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 15 مئی کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد عابد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ عرصہ قبل احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ بہت مخلص احمدی تھے۔ ابھی حال ہی میں ان کی فیملی پاکستان سے آئی تھی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ عطیہ کرن وحید صاحبہ، دو بیٹے مکرم ایمان وحید صاحب، مکرم فرخ وحید صاحب اور ایک بیٹی محترمہ مریم وحید صاحبہ بریمپٹن یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم ریاض قدیر احمد صاحب

19 مئی 2018ء کو مکرم ریاض قدیر احمد ملک صاحب آٹوا ایسٹ جماعت 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مربی آٹوا نے 20 مئی کو McEvoy-Sheild فیونرل ہوم میں شام سات بجے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی مسی ساگا نے 21 مئی کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز عصر کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 22 مئی کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحوم کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آٹوا میں مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ نظام جماعت کے وفادار اور خلافت سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ آٹوا کے ابتدائی مخلص احمدیوں میں

سے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ بشریٰ احمد صاحبہ، ایک بیٹا مکرم عمر احمد صاحب اور دو بیٹیاں محترمہ ناہید احمد صاحبہ، محترمہ زرین احمد صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم خالد محمود صاحب

23 مئی 2018ء کو مکرم خالد محمود صاحب بریمپٹن جماعت 69 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی پیس ویلج نے 25 مئی کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور نماز کے فوراً بعد نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب مربی وان نے دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی تھے اور 28 مئی 2010ء کو جمعہ کے روز مسجد بیت الذکر لاہور پر جو حملہ ہوا تھا اس میں بال بال بچ گئے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ صفیہ اختر صاحبہ، ایک بیٹا مکرم محمد عمر خالد صاحب اور ایک بیٹی محترمہ مانی خالد صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء الرحمٰن جٹ صاحب بریمپٹن یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ قدسیہ خادم صاحبہ

26 مئی 2018ء کو محترمہ قدسیہ خادم صاحبہ اہلیہ مکرم خادم حسین خاں صاحب مسس ساگا جماعت 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی مسس ساگا نے 27 مئی کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 28 مئی کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحومہ مخلص احمدی خاتون تھیں۔ آپ مرحوم مکرم نذیر احمد صاحب لاہور کی صاحبزادی تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بیٹے مکرم رانا منیر احمد خاں صاحب، مکرم عدنان احمد خاں صاحب، مکرم محمد علی خاں صاحب اور ایک بیٹی محترمہ عنبرین ملک صاحبہ اور ان کے علاوہ دو بھائی اور پانچ بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم ڈاکٹر الیاس احمد صاحب

28 مئی 2018ء کو مکرم ڈاکٹر الیاس احمد صاحب پیس ویلج سینٹر ویسٹ جماعت 61 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی پیس ویلج نے 29 مئی کو مسجد بیت الاسلام میں نماز عصر کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 30 مئی کو صبح گیارہ بجے نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی تھے۔ پاکستان ایئر فورس سے سبکدوش ہونے کے بعد یہاں آکر ہومیوپیتھی میں تعلیم حاصل کی۔ آپ ایک کوالیفائیڈ ہومیوپیتھ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی بڑی توجہ سے مرض کی تشخیص کرتے تھے بیت الاسلام مشن ہاؤس میں ہومیوپیتھی کلینک میں ایک عرصہ تک رضاکارانہ طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ بہت ہمدرد اور خیرخواہ تھے۔ جامعہ احمدیہ ربوہ اور کینیڈا میں بھی ہومیوپیتھک پڑھاتے رہے۔ ادارہ اس افسوسناک سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام عزیز واقارب سے دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ شاہدہ پروین احمد صاحبہ، دو بیٹے مکرم داؤد احمد صاحب، مکرم وقار احمد صاحب لندن انٹاریو اور تین بیٹیاں محترمہ زاہدہ احمد صاحبہ، سیسکاٹون، محترمہ منزہ احمد صاحبہ وڈبرج اور محترمہ سارہ احمد صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

25 مئی 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی پیس ویلج نے مکرم خالد محمود صاحب کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم بشارت احمد صاحب

15 مارچ 2018ء کو مکرم بشارت احمد صاحب نیویارک میں 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم فراست عمر احمد صاحب درجہ شاہد جامعہ احمدیہ کینیڈا کے والد تھے۔

☆ محترمہ فرزانہ پروین صاحبہ

25 / اپریل 2018ء کو محترمہ فرزانہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم روشن علی صاحب ڈھاکہ میں 53 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ نظام سکدر صاحب پیس ویلج جماعت کی ممانی تھیں۔

☆ محترمہ خولہ صدیقہ صاحبہ

30 اپریل 2018ء کو محترمہ خولہ صدیقہ صاحبہ لاہور میں 73 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ حضرت احمد دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور حضرت عبدالمجید عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی تھیں۔ اور محترمہ عظمیٰ پاشا صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد پاشا صاحب پیس ویلج ایسٹ کی والدہ تھیں۔

☆ محترمہ شمیم اختر صاحبہ

یکم مئی 2018ء کو محترمہ شمیم اختر صاحبہ راولپنڈی میں 84 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم عثمان احمد صاحب وان کی والدہ اور مکرم محسن احمد صاحب پیس ویلج کی دادی تھیں۔

☆ محترمہ نصرت عزیز صاحبہ

8 مئی 2018ء کو محترمہ نصرت عزیز صاحبہ گکھڑمنڈی میں 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

مرحومہ مخلص احمدی تھیں اور گکھڑمنڈی میں بطور صدر لجنہ اماء اللہ خدمات بجالاتی رہیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم سلطان الملک وینکوور، تین بیٹیاں محترمہ دردانہ عزیز صاحبہ پیس ویلج ویسٹ، محترمہ ڈاکٹر عمرانہ عزیز صاحبہ نارتھ یارک، مکرم ڈاکٹر فرزانہ عزیز صاحبہ لاہور یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ آصفہ رحمٰن صاحبہ

11 مئی 2018ء کو محترمہ آصفہ رحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم عزیز الرحمٰن صاحب بران مام بیری بنگلہ دیش میں 62 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ آپ نظام سکدر صاحب پیس ویلج جماعت کی خالہ تھیں۔

☆ مکرم بشیر احمد آصف صاحب

13 مئی 2018ء کو مکرم بشیر احمد آصف صاحب ربوہ میں 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ مرحوم، محترمہ نائلہ عارف صاحبہ اہلیہ مکرم عارف عزیز صاحب پیس ویلج کے والد تھے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے، ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اپنے خاندان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین